بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر نسیم سیفی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | سوموار ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ، ۲۸ نبوت ۱۳۶۷ ہش، ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کے دوبارہ اجراء پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا خصوصی پیغام

صبحِ نو کی بشارت اور دعاؤں کی تلقین

جماعت احمدیہ نے تکلیفوں کا جو لمبا زمانہ بڑے صبر سے برداشت کیا ہے اور ابتک برداشت کرتی چلی جارہی ہے اس سے بکثرت احمدیوں کو جو اصلاحِ نفس کی توفیق ملی ہے اور تعلق باللہ میں اضافہ ہوا ہے وہ بلاشبہ اس ابتلاء کا ایک عظیم پھل ہے۔ مگر میں اللہ کی رحمت سے بھاری امّید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس ابتلاء کی یہ رات جلد ختم ہوگی اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کی ایک نئی صبح ضرور طلوع ہوگی۔ کچھ لوگ بہرحال کوشش کریں گے کہ اس راہ میں روڑے اٹکائیں اور دن کا راستہ روک دیں مگر

ع بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے؟

ابتلا کے اس نہایت تکلیف دہ دور نے جہاں ہمیں خدمتِ دین کی نئی نئی راہیں دکھائیں اور اصلاحِ نفس کے نئے نئے طریق سمجھائے اور ہم نے خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط تر ہوتے ہوئے دیکھا وہاں بلاشبہ دنیا کے ہر قسم کے مظلوموں کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر ہمدردی کے جذبات ہمارے دلوں میں پیدا ہوئے اور آج ہم پہلے سے بڑھ کر بنی نوع انسان کی سچّی اور گہری ہمدردی اپنے دل میں پاتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نئے دور میں ہمیں حقوق اللہ و حقوق العباد کو پہلے سے بڑھ کر ہمّت اور طبعی جوش کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ہمیشہ مظلوموں کا ساتھ دینے والے ہوں اور کبھی ظالموں کیساتھ ہمارا شمار نہ ہو الفضل جس صبحِ صادق کا پیغام لیکر آج آپکے ہاتھوں تک پہنچا ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد تر روزِ روشن میں تبدیل فرما دے اور تمام دنیا اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حقّانیت کے نور سے روشن ہوجائے۔ آج کے دن خدا تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکّر کے ساتھ اسیرانِ راہِ مولیٰ کو بھی اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں اور ان کے تعلق میں دنیا بھر کے مظلوموں اور اسیروں کو بھی یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے عزیز ملک سے ہر قسم کی ظالمانہ پابندیاں اٹھا دے اور خدا تعالیٰ نے ہر انسان کو جو صلاحیتیں بخشی ہیں ان کو زنجیریں پہنانے والوں کے ہاتھ شل کردے اور اپنی قدرت کے قوی جھٹکے سے ان زنجیروں کو توڑ دے اور اہلِ پاکستان ہی کو نہیں تمام بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے حقیقی آزادی نصیب کرے۔ ان کے اجسام کو ہر قسم کی آمریت کے تسلّط سے اور ان کی روحوں کو ہر نوع کے شرک اور شر کے غلبہ سے دائمی نجات بخشے۔ (آمین) خدا کرے کہ اب ہر دن ہمارے لیے نئی خوشیاں لیکر طلوع ہو اور ہر رات رضائے باری کی نئی اور دائمی لذّتیں لیکر آئے۔ آپ سبکو الفضل کی اشاعتِ نو مبارک ہو۔ (آمین)

والسّلام خاکسار **مرزا طاہر احمد**
(امام جماعت احمدیہ)

"دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہوگیا"

(الہام سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ) (تذکرہ صفحہ ۵۸۹)

اخبار احمدیہ

لندن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا

السّلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بھجواتے ہیں۔

ربوہ: (۲۵ نومبر) آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۸ء کا خلاصہ احباب کو پڑھ کر سنایا۔

مکرم چوہدری منیر احمد نواز صاحب چیئرمین شیزان انٹرنیشنل کی طبیعت کچھ دنوں سے ناساز ہے بعلاج کے لئے لندن تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں انکا علاج جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس مخلص خادم سلسلہ کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا کرے آمین۔

مکرم عبدالستار صاحب آف طاہر کمپوزنگ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور گنگا رام ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص بھائی کے لیے دردِ دل سے دعا کریں۔

عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور

جماعت احمدیہ کا ۹۲واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۶۷ ہش / دسمبر ۱۹۸۸ء بروز پیر، منگل، بدھ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس بابرکت جلسہ کی کامیابی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا

قیمت ۲ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ نبوت ۱۳۶۷ ہش
۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء

ہمارا الفضل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "الفضل" کچھ عرصہ ناگزیر وجوہات کی بناء پر بند رہنے کے بعد اب پھر جاری ہوگیا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ الٰہی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ انکی ضروریات کے پورا ہونے کے سلسلہ میں محرومیوں کا احساس نہیں ہونے دیتا۔ ایک راستہ بند ہوتا ہے تو کئی اور راستے کھول دیتا ہے اور انکی اجتماعی زندگی کے حسین پہلوؤں میں سے ہی یہ بھی ایک حسین پہلو ہے کہ ان کے آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے میں کوئی چیز یا کوئی بات۔ رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔

اس عرصہ میں دیگر ذرائع کو استعمال کر کے جماعت نے الفضل کی عدم موجودگی کا احساس بہت حد تک کم کئے رکھا لیکن پھر بھی الفضل کی ضرورت محسوس ہوتی رہی اور جماعت اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی رہی۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان عاجزانہ دعاؤں کو سن کر الفضل کے پھر جاری ہونے کے سامان مہیا فرما دیئے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا الہامی لقب "سلطان القلم" ہمیشہ اس بات کا تقاضا کرتا رہیگا کہ جماعت ہر دیگر ذریعہ میسر آنے کے باوجود قلم کو اوّلیت دیتی رہیگی کتابیں۔ رسالے۔ اخبارات۔ انکی اشاعت ہمیشہ جماعت کی خصوصیت رہیگی اور اس سے متعلق کاموں میں اللہ تعالیٰ ہمیشہ برکت پر برکت ڈالتا رہیگا۔

الفضل ۱۹۱۳ء میں جاری کیا گیا تھا اور اس کے پہلے ہی پرچہ میں قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر نے مشعل راہ کے طور پر ایک مضمون تحریر فرمایا تھا جس کا عنوان تھا "دین حق کے اخبارات کے لئے دستور العمل"۔ اس کے بعد سے ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی رہی ہے کہ پرچہ اس دستور العمل کے مطابق مرتب کیا جائے (ہم انشاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں حضرت کا یہ مضمون شائع کرنے کی سعادت حاصل کریں گے) چنانچہ الفضل کے بانی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے دورِ ادارت میں شروع ہی سے خطبات امام، حضور کی تحریریں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبروں کو ترجیحی طور پر شائع فرمایا۔ اس کے علاوہ دین حق کے مختلف پہلوؤں پر تاریخی اور تربیتی مضمون۔ امر بالمعروف۔ مذاکرات۔ دنیا بھر میں اپنے ہم مذہبوں کے اخبار و آراء اور تادیب النساء جیسے مضامین کو الفضل کا خاص فیچر بنائے رکھا۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے خاص فضل سے توفیق دے کہ الفضل کے مقاصد کو پورا کر سکیں۔ یہ پرچہ چونکہ جماعت کے تمام طبقوں کا پرچہ ہے۔ عورتوں کا بھی ہے اور مردوں کا بھی۔ بچوں کا بھی ہے اور جوانوں کا بھی ہے اور بوڑھوں کا بھی۔ اس لئے ہم کوشش کریں گے کہ اسکے مضامین اور اس میں درج شدہ خبریں تمام طبقوں کے لئے افادیت کی بھی حامل ہوں اور دلچسپی کی بھی خاص طور پر حضرت امام جماعت (اللہ تعالیٰ آپکی ہر قدم پر اور ہر لمحہ مدد فرمائے) کے جماعت سے رابطہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش کریں گے۔ حضور انور کی آواز کو جلد از جلد دوستوں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی اور اس سلسلہ میں ہم احبابِ جماعت سے بھی تعاون کے خواہاں ہونگے۔ کیونکہ کسی اخبار کا محض چھپ جانا کافی نہیں ہوتا۔ قارئین کا تعاون اور خاص طور پر اس رنگ میں کہ وہ اخبار کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچائیں۔ اور کچھ نہیں تو اسکی آواز ہی کو دہرائیں بھی اشاعت کے مقصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے

اللہ کا نام لیکر ہم اپنا کام شروع کرتے ہیں اور دوستوں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس نیک کام میں ہر طرح ہماری معاونت فرمائیں۔

الفضل

خدا کے فضل و کرم کا نشان ہے الفضل
ہمارے قلب و نظر کی کمان ہے الفضل

برس رہی ہیں خدا کی عنائتیں ہم پر
ہمارے دامنِ دل کا بیان ہے الفضل

امامِ وقت سے ہے رابطہ کی ایک دلیل
ہمارے حسنِ عقیدت کی جان ہے الفضل

ہمارے خُرد و کلاں کے لئے ہے وجہ سکون
ہر ایک جذبۂ دل کی اڑان ہے الفضل

مہ و نجوم سے بڑھ کر ہے اس کا ہر اک حرف
نظر نواز ہے سونے کی کان ہے الفضل

ہے دینِ حق کے لئے وقف اسکی ہر اک سطر
ہر ایک طرح ارادت کی جان ہے الفضل

ہے اس سے روح کی بالیدگی کا ہر امکان
خدا کے قرب کے نغمہ کی تان ہے الفضل

ہمارے عشقِ رسولِ خدا کا ہے پیمان
ہماری حُبّ عقیدت کی جان ہے الفضل

ہے اس میں مجلسِ عرفان کی مہک کا رنگ
جبھی تو دیں کی بہاروں کا مان ہے الفضل

نسیمؔ جان سے رکھتے ہیں ہم عزیز اسے
ہماری عزت و توقیر و آن ہے الفضل

نسیم سیفی

شرح چندہ روزنامہ الفضل

سالانہ چندہ	۴۰۰-۰۰ روپے
ششماہی	۲۰۵-۰۰ "
سہ ماہی	۱۰۵-۰۰ "
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰۰-۰۰ "
فی پرچہ	۱-۵۰ "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضلوں کا بیان

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی　　ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی　　غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی　　دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں　　تُو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں　　یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

کیونکر ہو شکر تیرا۔ تیرا ہے جو ہے میرا　　تُو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا　　یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمتِ اَتم ہے　　کیونکر ہو حمد تیری کب طاقتِ قلم ہے
تیرا ہوں میں ہمیشہ جبتک کہ دم میں دم ہے　　یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(از درثمین)

ہرِ گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ

بڑھتی رہے خدا کی محبت خُدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خُدا کرے
پڑجائے ایسی نیکی کی عادت خُدا کرے
حاکم رہے دلوں پہ شریعت خُدا کرے
مٹ جائے دل سے زنگ رذالت خدا کرے
مل جائیں تم کو زہد و امانت خُدا کرے
بڑھتی رہے ہمیشہ ہی طاقت خُدا کرے
مل جائے تم کو دین کی دولت خُدا کرے
اٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیش
ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ

حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خُدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خُدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خُدا کرے
حاصل ہو مصطفٰے کی رفاقت خُدا کرے
آجائے پھر سے دورِ شرافت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خُدا کرے
جسموں کو چھو نہ جائے نقاہت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خُدا کرے
ٹوٹے کبھی تمہاری نہ ہمت خدا کرے
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

کلام محمود

سُن رہا ہوں قدمِ مالکِ تقدیر کی چاپ

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
سرمدی پریم کی آشاؤں کو دھیرے دھیرے
اے محبت کے امر دیپ جلانے والے
غمِ فرقت میں کبھی اتنا رلانے والے
دیکھ کر دل کو نکلتا ہوا ہاتھوں سے کبھی
کیا ادا ہے مرے خالق مرے مالک مرے گھر
راہ گیروں کے بسیرے میں ٹھکانا کر کے
مجھ سے بڑھ کر مری بخشش کے بہانوں کی تلاش
تُو تو ایسا نہیں محبوب کوئی اور ہوں گے
تُو تو ہر بار سرِ رہ سے پلٹ آتا ہے
میں کہاں اور کہاں حرفِ شکایت آقا

جوت اک پریت کی ہردے میں جگانے والے
مدھ بھرے سُر میں مدھر گیت سنانے والے
پیار کرنے کی مجھے ریت سکھانے والے
کبھی دلداری کے جھولوں میں جُھلانے والے
رس بھری لوریاں دے دے کے سُلانے والے
چھپ کے چوروں کی طرح رات کو آنے والے
بے ٹھکانوں کو بنا ڈالا ٹھکانے والے
کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے بہانے والے
وہ جو کہلاتے ہیں دل توڑ کے جانے والے
دل میں ہر سمت سے پَل پَل مرے آنے والے
ہاں یونہی ہول سے اٹھتے ہیں ستانے والے

سن رہا ہوں قدمِ مالکِ تقدیر کی چاپ
آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے

کلام طاہر

اللہ تعالیٰ الفضل کے چشمہ علم و فیض کا

دوبارہ اجراء مبارک فرمائے

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵ انارکلی لاہور —— فون نمبرز گھر:- 53703

دکان:- 324448

آج سے الفضل اپنے دور جدید میں داخل ہو رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس مبارک موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں

دلی مبارکباد

دعا کی التجاء کے ساتھ

میسرز گلوب انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور۔

فون نمبر

دفتر:- ۲۰۰۶۴۵

فیکٹری:- ۱۲۶۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم دعاؤں ابتہال اور روحانی مقابلہ کے سال سے گزر رہے ہیں

مَیں جماعت کو ان دنوں میں خصوصیت سے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں

ابھی جماعت کو بہت سے خطرات درپیش ہیں اس لئے اپنی ان ذمہ داریوں سے غافل نہ ہوں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے بیان فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۸ء کا خلاصہ

لنڈن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ۱۸ نومبر کو نماز جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا خطبہ جمعہ میں حضور نے ایام سے وابستہ برکتوں اور نحوستوں کا ذکر کرنے کے بعد گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ تربیت کے مضمون پر مزید روشنی ڈالی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الحشر کی آیت نمبر گیارہ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ گزشتہ ایک خطبہ میں مَیں نے یہ ذکر کیا تھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر بدھ کے دن کو منحوس قرار دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو اس حدیث کے مفہوم کی سمجھ نہیں آسکی۔ فی الحقیقت کوئی دن بھی منحوس نہیں ہوتا بلکہ بعض دنوں میں گزرنے والے ماجرے بعض دنوں کو منحوس بنا دیتے ہیں اور بعض دنوں کو مبارک بھی بنا دیتے ہیں۔ خود حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب پر اگر تدبر کیا جائے تو کبھی یہ غلط فہمی پیدا نہیں ہوتی کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام کے بعد سب سے زیادہ پُر معارف اور سب سے زیادہ گہرا کلام حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ ایک شخص کے سوال کے جواب میں بدھ کو منحوس قرار دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا "اس دن فرعون اپنے انجام کو پہنچا اور خدا کی قہری تجلّی اس پر گری اور چونکہ وہ خدا کے غضب کے اظہار کا دن تھا۔ اس لئے وہ منحوس دن تھا لیکن اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے نجات بھی تو پائی تھی۔ وہ دن حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لئے مبارک دن بھی تو تھا"۔ غور کرنے والے کا ذہن اس طرف منتقل نہیں ہوا کہ خدا کے عذاب کا دن اُن لوگوں کے لئے منحوس ہوتا ہے جن پر وہ عذاب نازل ہوتا ہے، اُن لوگوں کے لئے نہیں جن کی وجہ سے وہ عذاب نازل ہوتا ہے پس ایک پہلو سے یہ دن منحوس ہے اور دوسرے پہلو سے یہی دِن برکتوں والا دن بن جاتا ہے زمانے کا بھی ایک ظرف ہے۔ اس ظرف میں جو کام کئے جاتے ہیں وہ زمانے کو منحوس بھی بنا دیا کرتے ہیں اور مبارک بھی۔ پس بدھ کا دن ایک پہلو سے منحوس تھا اور ایک پہلو سے بے انتہا مبارک دن تھا۔ کیونکہ اس دن خدا نے ایک مظلوم قوم کو ایک ظالم کے پنجے سے نجات بخشی تھی۔ اس پہلو سے جب حضرت اقدس بانی سلسلہ کے الہامات کی روشنی میں اور بعد میں رونما ہونے والے واقعات کی روشنی میں ہم بدھ کے دِن پر غور کرتے ہیں تو یقیناً اس دن میں جہاں بعض نحوستیں دکھائی دیتی ہیں وہاں جماعت احمدیہ کے لئے بہت سی برکتیں بھی ہیں لیکن اگر انسان ان برکتوں کا اپنے آپ کو اہل نہ بنائے تو وہ برکتیں ٹل بھی سکتی ہیں۔ اس لئے جن خدا کے بندوں کے لئے خدا کی طرف سے نشان دکھائے جاتے ہیں، اُن بندوں پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جنہیں انہیں بہر حال ادا کرنا ہوگا ان امور کے پیشِ نظر میں جماعت کو ان دنوں میں خصوصیت سے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

حضور نے فرمایا ہم دعاؤں، ابتہال اور روحانی مقابلے کے سال سے گزر رہے ہیں اور یہ دور ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بہت سے مخالف ایسے ہیں جنہوں نے ہار تسلیم نہیں کی۔ وہ خدا کی تقدیر کا رُخ تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہت سے خطرات ہیں جو ابھی جماعت کو درپیش ہیں اس لئے ان ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا بدھ کا دن یقیناً جماعت کے لئے مبارک ہے لیکن اس کی برکتوں کے حصول کے لئے ابھی بہت سی منزلیں طے کرنی باقی ہیں۔ اس لئے جماعت کو دعائیں جاری رکھنی چاہئیں۔ اور ساری جماعت کو ان دعاؤں میں شامل ہونا چاہیئے اجتماعی دعا کی دو طرح کی برکتیں ہوتی ہیں ایک تو یہ ہے کہ اجتماعی دعا میں توحید کا مضمون ہے اور اس پہلو سے اجتماعی دعا انسان کو شرک سے پاک کرتی ہے۔

اور دوسری برکت یہ ہے کہ جب ساری جماعت دعا کرتی ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس کی دعا قبول ہوئی اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اجتماعی دعا مجموعی شکل میں ایک اثر دکھاتی ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اجتماعی دعا میں شریک لوگوں کے دلوں پر مختلف واردات اور کیفیات طاری ہوتی ہیں جو دعا کی مقبولیت کے لئے ایک مؤثر کردار ادا کرتی ہیں اور یوں کوئی ایک لمحہ بھی مومن کی اجتماعی زندگی پر نہیں آتا جس میں روشنی نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ کثرت کے ساتھ تمام دنیا کے احمدی مسلسل دعاؤں میں مصروف رہیں۔

حضور نے فرمایا دعاؤں کے لمحے دلوں سے پیدا ہوتے ہیں کوئی بیرونی وقت کا اثر ہرگز نہیں جو دعاؤں کو مقبول لمحے عطا کرتا ہو۔ قرآن کریم نے اس فلسفے کو کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کے الفاظ میں بیان فرمایا۔ بعض لوگ اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ بعض خدا کی مقبولیت کی شانیں ہیں اور بعض نامقبولیت کی شانیں ہیں اور ہمیں مقبولیت والی شان نصیب ہو۔ یہ بات درست نہیں ہے خدا کی ہر شان مقبولیت کی بھی ہو سکتی ہے اور غیر مقبولیت کی بھی۔ مقبولیت کی اس وقت ہوگی جب آپ کے دل کی شان خدا کی شان کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے اس لئے خدا کی شان کے مطابق جب کثرت سے ایک جماعت دعا میں مصروف ہو۔ کسی نہ کسی دل کو وہ ہم آہنگی کا لمحہ نصیب ہو جایا کرتا ہے تو اس دعا میں سے ایک عظیم قوت اٹھتی ہے اور دعا کرنے والے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دعا نامقبول نہیں ہو سکتی۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بعض دفعہ بندوں کے دل سے بھی ایک ایسی دعا اٹھتی ہے جو خدا کی کسی شان کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے اور ان کی ساری عمر کی بدیاں ان کو جہنم میں دھکیلنے میں ناکام رہتی ہیں۔ اس لئے میں جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ دعاؤں میں مصروف رہیں اور ان کے رُخ پلٹتے رہیں، یہی قبولیتِ دعا کا مقام حاصل کرنے کے لئے ایک اچھا راز ہے ایک ہی نہج پر ایک ہی طرز پر جس طرح طوطا بولتا ہے یا کوئی بچہ نظم دسورۃ پڑھتا ہے، اس رنگ میں اگر کوئی دعا کرتا چلا جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی ساری عمر کی دعا بے معنی ہو۔ اس لئے وظیفوں میں مبتلا ہو جانے والے بسا اوقات اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ اس لئے دعاؤں کے رنگ بدلنے چاہئیں۔ ایسی کوشش کے نتیجے میں پھر وہ لمحے آپ کو نصیب ہو سکتے ہیں جن کے نتیجہ میں آپ کے دل کی شان خدا کی کسی شان کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے گی۔ پھر از خود اپنی قوت سے ایک دعا اُٹھے گی جو خود بتائے گی کہ مَیں ایک خاص لمحے کی پیداوار ہوں۔ اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو قبولیت کے عظیم الشان نشان دکھائے جائیں گے۔

فرمایا جہاں تک تربیتی مضمون کا تعلق ہے میں بیان کر رہا تھا کہ بعض دانشور ہوتے تو دانشور ہی ہیں۔ لیکن قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ دو قسم کے دانشور ہیں۔ ایک وہ جن کی دانشوری اللہ کی محبت اور بنی نوع انسان سے تعلّق اور رحم کے نتیجہ میں جلوے دکھاتی ہے۔ اور ایک وہ جس کا مادہ غیظ ہے، غضب ہے، انتقام ہے اور کچھ احساس کمتری ہے۔ یہ دونوں قسم کے دانشور بالکل مختلف قسم کا اثر معاشرے پر پیدا کیا کرتے ہیں۔ اور جماعت کو مَیں نے نصیحت کی تھی کہ ہم میں جو دانشوروں کا طبقہ منفی سوچ والا پیدا ہو رہا ہے، اُن کو اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ اگر انہوں نے فکر نہ کی تو اُن کی اولادوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں۔

سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ یہاں صرف تنقید مقصود نہیں بلکہ ان کو بچانا مقصود ہے۔ اس کے لئے آج میں دو باتیں اُن کے سامنے رکھتا ہوں۔ اوّل یہ کہ

ہر تنقید کا جائزہ لیا کریں اور زبان پر بات لانے سے پہلے اپنے دل کو ٹٹولا کریں کہ یہ تنقید پیدا کیوں ہوئی تھی؟ کیا خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کے نتیجہ میں یا بنی نوع انسان سے شفقت کے نتیجہ میں یا تنقید نے کوئی انتقامی جذبہ ٹھنڈا کیا ہے۔ یا تنقید کرتے ہوئے کوئی مخفی لذت حاصل ہوئی ہے؟

یہ دو باتیں ایسی ہیں جو بالکل کھلم کھلا فرق کر دیتی ہیں۔ اگر انسان باشعور طور پر اپنے نفس کا تجزیہ کرے تو فوراً پہچان سکتا ہے کہ اصل محرک کیا تھا۔ اور حقیقت میں یہ وہ تنقید ہے جو قرآن کریم کے اولی الالباب کیا کرتے ہیں یا اور دوسری وہ تنقید ہے جو دنیا کے تخریب کار کیا کرتے ہیں۔ اگر دیانتداری سے کوئی اپنی تنقید کا تجزیہ پہلے کر لیا کرے اور اس پر خوب غور کر لیا کرے تو وہ کئی قسم کی ہلاکتوں سے بچ سکتا ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ نے ایسے تنقید کرنے والوں کی بیماری کے متعلق یہ فرمایا کہ جب یہ بہت بڑھ جاتی ہے اور عادتِ مستمرہ ہو جاتی ہے تو اس بیماری کو پھر روحانی اصطلاح میں جذام کہا جاتا ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا

کہ مجذوم سے اس طرح دوڑو جس طرح شیر سے ڈر کر بھاگتے ہو۔ بعض علماء نے اس سے روحانی بیماری لی ہے اور حضرت بانی سلسلہ نے اس روحانی بیماری کی نشاندھی بھی فرما دی ہے کہ روحانی اصطلاح میں مجذوم ہوتا کون ہے؟ پس اگر ایسے دانشور اپنے قدم وقت پر نہیں روکیں گے تو میں ان کو

الفضل کا اجراء ایک روحانی نہر کا دوبارہ جاری ہونا ہے

مولیٰ کریم ہمارے جماعتی اخبار کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے اور ہمیں اس روحانی نہر سے زیادہ سے زیادہ
مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

احباب کرام
کو اس موقع پر

دلی مبارکباد

A COMPLETE RANGE OF DEEP FREEZERS.

UNIVERSAL
FREEZERS

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- Ice Cream Cabinet
- Yogurt Freezers
- Bottle Freezers
- Deep Freezers

UNIVERSAL

Universal Appliances

P. O. Box 1400 Lahore Ph : 323751 Telex : 44912 TEKNO PK

ڈیلرز ربوہ:- بھائی ٹریڈرز۔ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متنبہ کرتا ہوں کہ ان کی بیماری بڑھ کر جذام میں داخل ہو جائے گی اور پھر اس کا کوئی علاج نہیں ۔

حضور نے فرمایا ایسے دانشور جو اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ اچھوں کے سردار بن جاتے ہیں وہ چونکہ جذام پھیلانے لگتے ہیں اس لئے میں نوجوان نسلوں کو آج نصیحت کرتا ہوں کہ پھر ان لوگوں کے پاس نہ جایا کریں ان کے پاس نہ بیٹھا کریں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجذوم سے اس طرح ڈرو جس طرح شیر سے ڈر کر بھاگتے ہو ۔

فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ قرآن کریم نے ان آیات میں ایک دعا سکھائی ہے جس کی تلاوت میں نے خطبہ کے شروع میں کی تھی ۔ اس دعا سے استفادہ کریں ۔ دل میں کسی ایسے مومن بندے کے لئے نفرت پیدا ہو یا غصہ پیدا ہو جو کمزوریاں بھی رکھتا ہو گا لیکن فی الحقیقت ایمان لانے والا ہے اور ایمان لا کر خدمت دین میں مصروف رہنے والا ہے تو ایسے موقع پر دعا سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں ۔ اس دعا کے نتیجہ میں وہ سوسائٹی ابھرتی ہے ، وہ معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں مومن دوسرے مومن سے بھائی کی طرح محبت کرنے لگتا ہے ۔ یہ دعا دل کی صفائی اور تزکیہ سے تعلق رکھتی ہے تو یہ دو نصیحتیں ان کے لئے ہیں جو کسی قسم کے دل کا رجحان اپنے بھائیوں کے لئے رکھتے ہیں ۔ اللہ ان کی دانشوری کو صحیح رستوں پر چلائے ۔

حضور نے فرمایا میں نے بالعموم بعض کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ بیماریاں بیرونی معاشرے سے لازماً ہمارے معاشرے میں سرایت کرنے کا رجحان رکھتی ہیں اور ہمیں ان کے خلاف ایک عظیم الشان جہاد کرنا چاہیئے ۔ اب میں وقت کے لحاظ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم میں لفظ فِرّ کا استعمال منفی معنوں میں نہیں بلکہ مثبت معنوں میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ .... تم اللہ کی طرف فرار اختیار کرو ۔ لفظِ فرار تقویٰ کے اصل معنیٰ کی طرف نشاندہی کر رہا ہے ۔ کیونکہ تقویٰ خدا ہی کی طرف دوڑنے کا نام ہے ۔ کسی اور کے خوف سے خدا کی پناہ میں آنے کو تقویٰ کہتے ہیں ۔ گناہوں سے فرار اختیار کرنے کے دو طریقے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ آپ گناہ کو اس لئے ترک کر رہے ہیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے ۔ اور آپ اس گناہ کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ یہ جو طریق ہے یہ ثواب کے لحاظ سے تو اچھا ہے لیکن مشکل بہت ہے ۔ اور دوسرا طریق یہ ہے کہ گناہ کا عرفان پیدا کریں گناہ کا شعور پیدا کریں اور اپنے خیالات میں اپنے تفکرات میں بلوغت پیدا کریں بعض دفعہ یہ شعور اپنے تعلق سے پیدا نہیں ہوتا دوسرے کے تعلق سے پیدا ہو جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ انسان جو اولوا الالباب ہو، اس کو خدا تعالیٰ ایسے فہم عطا کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی نظر کو ایسی باریکی عطا کرتا چلا جاتا ہے کہ وہ گناہوں کی تہہ تک پہنچ کر ان کا شعور حاصل کرنے لگتا ہے ۔ اور جب شعور حاصل کر لے تو پھر یہ جدوجہد ختم ہو جاتی ہے کہ خدا نے منع کیا ہوا ہے اس لئے میں نے شیطان کے منہ میں انگلی نہیں ڈالنی ۔ انسان خود متنفر ہونے لگتا ہے اس لئے بچپن سے ماں باپ کو گناہوں کے مضمون کو اپنی اولاد کو اس طرح سمجھانا چاہیئے کہ گناہ کا شعور پیدا ہو جائے ۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دنیا کا سب سے بڑا مزکّی قرار دیا گیا تھا تو آپ کی تعریف میں یہ بات داخل فرمائی کہ اس شان کا مزکی آیا ہے کہ جو محض تعلیم پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ تعلیم کی حکمتیں بھی بیان کرتا ہے ، ان کو سمجھاتا ہے ، کہ ان کے دل کے ساتھ ان کے دماغ کو قائل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ گناہ کو گناہ سمجھ کر ، ایک زہر سمجھ کر دیکھنے لگ جاتے ہیں ۔ اس کو پہچاننے لگ جاتے ہیں ۔ اور اس سے وہ اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح مجذوم سے بھاگنے کا حکم ہے ۔ پس فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کی طرف دوڑو ۔ اور یہ دوڑ شعور کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی آپ کو ۔ اس دوڑ کی تحریک دل میں پیدا نہیں ہو گی جب تک آپ گناہ کا شعور حاصل نہیں کریں گے ۔

اصل بنیادی اور گہری بات یہی ہے کہ گناہ کے شعور سے ایک روحانی فراست نصیب ہوتی ہے ۔ دونوں طرف معرفت کی ضرورت ہے ۔ ایک معرفت دوسرے کی معرفت کو بڑھاتی ہے اس لئے گناہ کا شعور حاصل کریں تو آپ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کی حالت میں داخل ہو جائیں گے ۔ خود بخود یہ شعور آپ کو اپنے خدا کی طرف دوڑائے گا اور کہیں اور پناہ نہیں ملے گی ۔ یہی تقویٰ کا بنیادی مفہوم ہے جس کو سمجھے بغیر انسان کی سچی اصلاح ممکن نہیں ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو بالعموم ساری دنیا میں توفیق بخشے کہ جس عظیم الشان اور نازک اور تاریخی دور میں سے ہم گزر رہے ہیں اس کے تقاضے خدا کی عطا کردہ توفیق کے ساتھ پورے کریں اور گناہوں کو لذت کے ساتھ چھوڑیں ۔ تکلیف اور مصیبت کے ساتھ نہیں ۔ بلکہ پورے کامل اطمینان کے ساتھ کہ ہاں اب ہم امن میں آ گئے ہیں ۔ اور یہ امن خدا کی گود کے سوا اور کہیں نصیب نہیں ہو سکتا ۔

احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز توجہ فرمائیں

احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز سے گزارش ہے کہ ۲ تا ۴ ہفتہ کے لئے وقف عارضی میں حصہ لے کر سلسلہ کی زیر تعمیر عمارتوں کی نگرانی فرمائیں اور مرکز سلسلہ میں رہ کر روحانی نعماء و برکات سے مستفید ہوں ۔

اپنے نام ، پتہ ، کوائف اور وقفِ عارضی کے لئے دورانیہ اور تاریخوں سے مطلع فرمائیں ۔

(چیئرمین ۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز معرفت دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے

جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اُسے اپنے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیئے

قیام پاکستان کے بعد روزنامہ الفضل لاہور سے شائع ہوتا تھا ۔ دسمبر ۱۹۵۴ء میں الفضل لاہور سے ربوہ منتقل کر دیا گیا ۔ اور ۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء سے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپنے لگا ۔ اس وقت پہلے پرچہ کے لئے جماعت احمدیہ کے دوسرے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جو تحریری پیغام ارسال فرمایا وہ احباب کے افادہ کے لئے ایک بار پھر ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے ۔

حضور نے فرمایا :۔

"آج ربوہ سے اخبار شائع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے ۔

اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے ۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اُسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہیئے اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے ۔

خاکسار
مرزا محمود احمد"

(بحوالہ روزنامہ الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء)

CURATIVE COURSES - کیورٹیو کورسز

PILES COURSE	۴۰/-	قیمت	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۶۰/-	"	دمہ کورس
BABY GROWTH COURSE	۲۵/-	"	بے بی گروتھ کورس
BED URINE COURSE	۳۰/-	"	بول بستری کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	"	چھوٹا قد کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۵۰/-	"	پتھری گردہ، مثانہ کورس
OBESITY COURSE	۶۰/-	"	موٹاپا کورس
T-B COURSE	۵۰/-	"	ٹی بی کورس

لٹریچر ۔/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ — فون نمبر 771/656

الفضل کے اجراء کے موقعہ پر قارئین کو مبارکباد پیش ہے

کراچی میں

معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

★

الکریم جیولرز

بازار فیصل ۔ کریم آباد جعفر زنگی

کراچی

میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

★ فون نمبر:۔ 685511 ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک ✿ مبارک ✿ مبارک

روزنامہ الفضل کا دوبارہ اجراء تمام احباب جماعت کو مبارک ہو

میسرز شیخ عبدالرحیم اینڈ سنز

اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور

فون نمبرز :- ۶۱۷۴۷ ★ ۶۱۵۴۳ ★ ۲۵۳۱۳۵

الفضل کا دوبارہ اجراء تاریخ احمدیت کا ایک سنگِ میل ہے

احباب کرام کی خدمت میں

دلی مبارکباد

محتاج دعا

امتیاز بٹ

اشرف سوپ فیکٹری

کوٹ لکھپت

لاہور ۹۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ سپین کو پیغامِ حق پہنچانے کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی تازہ سکیم

سپینش سیاحوں کی میزبانی کیلئے دنیا بھر کے احمدی اپنی خدمات پیش کریں

حضرت امام جماعت احمدیہؒ کی نئی ولولہ انگیز تحریک

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین میں احمدیت کی اشاعت کے سلسلے میں ایک نئی تحریک فرمائی ہے۔ اس ضمن میں ماہنامہ اخبار احمدیہ (جرمنی) میں جرمنی کے امیر و مربی انچارج صاحب کے نام حضور ایدہ اللہ کا جو مکتوب گرامی شائع ہوا ہے۔ وہ ذیل میں درج ہے:۔

مکرم امیر و مربی انچارج صاحب مغربی جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

"آپ کو علم ہے کہ (بیت) بشارت سپین کے افتتاح پر اور اس کے بعد بھی مختلف مواقع پر ہم نے خدا سے یہ عہد باندھے تھے کہ سپین کو (دینِ حق) کے لئے دوبارہ جیتنے کی کوشش کریں گے۔ اس ضمن میں وقفِ عارضی کی تحریک بھی کی گئی تھی اور مقامی طور پر جہاں جہاں سپینش افراد موجود ہیں ان سے رابطہ کرکے دعوت الی اللہ پہنچانے کی تحریک بھی کی تھی لیکن رفتہ رفتہ یہ تحریک مدھم پڑ گئی اور اکثر دوستوں کے ذہن اور دل سے محو ہو گئی البتہ بعض احمدی خدا کے فضل سے ابھی بھی بڑی ذمہ داری سے اپنے عہد پر قائم ہیں اور مجھے اس کے متعلق رپورٹ بھی دیتے رہتے ہیں۔

چونکہ مجھ پر خصوصیت سے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نہ اپنے عہد کو خود بھولوں اور نہ جماعت کو بھولنے دوں اس لئے اس مسئلہ پر غور کرتے ہوئے کہ کیسے اس تحریک کو نئی زندگی دی جائے اچانک ایک خیال دل میں پیدا ہوا جو اس خط کے ذریعہ آپ پر ظاہر کر رہا ہوں۔ سپین میں (دعوت الی اللہ) کے لئے اس نئی تجویز سے احباب جماعت کو مطلع فرمائیں تاکہ جو داعین الی اللہ اس میں دلی شوق سے حصہ لینا چاہیں وہ تحریری طور پر اپنے ناموں اور کوائف سے آپ کو مطلع کریں اور اس طرح باضابطہ طور پر اس تجویز پر عملدرآمد کرکے کام کو آگے بڑھایا جاسکے۔ اس تجویز کے خدوخال حسب ذیل ہیں۔

ہر سال سپین سے لکھوکھا ٹورسٹ (سیاح) انفرادی طور پر یا گروپس میں یا خاندانوں کی شکل میں دنیا کے مختلف ممالک میں جاتے ہیں۔ ان میں بعض اچھے سنجیدہ اور شریف لوگ بھی ہوتے ہیں اور بعض غیر ذمہ دار لوگ بھی۔ غرضیکہ ہر قسم کے لوگ شامل ہیں لیکن لازماً ایک حصہ ایسا ہے جو سعید فطرت لوگوں کا بھی ہے۔ یہ سکیم ایسے ہی سعید فطرت سپینش سیاحوں سے مؤثر رابطہ کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔

تمام دنیا میں جہاں بھی کوئی احمدی خاندان معاشی لحاظ سے فراخی رکھتے ہوں اور رہن سہن کا معیار ایسا ہو کہ سپین سے آنے والے مہمانوں کی دیکھ بھال کرسکیں اور اپنے گھر میں جگہ دے سکیں وہ معین طور پر مطلع کریں کہ سال کے کس حصہ میں کتنے دن کے لئے وہ کتنے مہمانوں کی خوشی سے مہمان نوازی کر سکتے ہیں۔ مقصد صرف یہ ہوگا کہ اس مہمان نوازی کو دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنائیں

جماعت احمدیہ سپین کی انتظامیہ مختلف ایجنسیوں کی معرفت ٹورسٹس TOURISTS (سیاحوں) کو یہ دعوت دے گی کہ وہ جو کسی ملک میں پرائیویٹ گھر میں ٹھہرنا پسند کرتے ہیں اور مہمان بننا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں امیر سپین کو بھیج دیں۔

ایسے خواہشمند سیاحوں سے انٹرویو کا انتظام کیا جائے گا۔ انٹرویو کے بعد اگر مشنری انچارج مطمئن ہوں تو ان کے لئے وہ کسی ایسے ملک میں مہمان نوازی کا انتظام کر دیں گے جہاں وہ جانا چاہتے ہیں اور جہاں بعض احمدی گھرانے ان کی مہمان نوازی پر آمادہ ہیں

سپین کی جماعت اپنی طرف سے پوری طرح اطمینان کرے گی کہ ایسے لوگ سعید فطرت اور نیک مزاج ہیں اور غیر ذمہ دار عادات کے مالک نہیں۔ ایسی فہرستیں سپین کی طرف سے متعلقہ ملک کی جماعت کو بھجوا دی جائیں گی۔ پھر وہ اسے اپنی فہرست کے ساتھ ملا کر مختلف گھروں میں مہمانوں کی مناسب حال تقسیم کا انتظام کریں گے۔

ایسے گھر جو میزبانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں ان کے لئے سپین مشن لٹریچر مہیا کرنے اور روزمرہ کی سپینش زبان سکھانے کے لئے آڈیو ویڈیو کیسٹس وغیرہ مہیا کرنے کا انتظام بھی کرے گا۔

جو دوست اپنی میزبانی پیش کرتے ہیں مقامی جماعت ان سے انٹرویو کرکے اس بات کی تسلی کرے گی کہ وہ اس لائق ہیں کہ جماعت کی نمائندگی کرسکیں اور ایسی احتیاطیں بھی کرنی گی کہ اخلاقی طور پر کسی خرابی کا احتمال نہ ہو۔

پہلے سال کے تجربہ کی روشنی میں پھر آئندہ اس سکیم کے خدوخال کو واضح شکل دی جاسکتی ہے اور مناسب ترمیم بھی کی جاسکتی ہے۔ اس طریق پر ایک سال کے اندر سینکڑوں یا ہزاروں باشندگانِ سپین سے مؤثر مستقل نوعیت کا رابطہ قائم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وباللہ التوفیق

دوسرا حصہ سکیم کا یہ ہے کہ اگر کوئی خاندان میزبانی کے لئے اپنی خدمات پیش نہ کرسکتے ہوں اور پئینگ گیسٹ PAYING GUEST رکھنا چاہتے ہوں تو وہ بھی اسی طریق پر اپنی جماعت سے رابطہ کریں اور منظوری لے لیں۔ اس طریق پر بھی مؤثر رابطہ ہوسکتا ہے۔

جماعتیں ابھی سے آئندہ سال کی تیاری کے لئے کام شروع کر دیں۔ اس ضمن میں اگر کوئی مشورے بھیجنے ہوں تو بلاتردد بھجوائیں۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ

۴-۸-۱۹۸۸ء

(ماہنامہ اخبار احمدیہ۔ جرمنی ستمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۱۹تا۲۳)

الفضل کا دورِ جدید مبارک ہو
تازہ مچھلی، مرغ اور چھوٹا گوشت خرید فرمائیں
ادریسی فش شاپ
بازار ربوہ
نیز کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں
محلہ دارالفضل مکان نمبر ۳۲/۱
چونگی نمبر 3 ربوہ

الفضل کے اجراء پر جماعتِ احمدیہ کو
مبارکباد پیش کرتے ہیں
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۲۲۲
فون: ۷۳۹۹۷

قارئین کو الفضل کے اجراء پر مبارکباد
انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ اور بارعایت
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ روز کر مبارک — سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

الفضل کا اجراء ساری دنیا کے احمدیوں کو مبارک ہو

اللہ تعالیٰ الفضل کی روحانی نہر کو ابدالآباد تک جاری رکھے آمین

احمد تجارا کارپٹس

۱۲۔ ٹیگور پارک
نکلسن روڈ۔ لاہور۔ ۶

فون
۳۰۶۱۶۳

محتاج دعا: پروپرائیٹر مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

الفضل کا دوبارہ اجراء احمدیوں کیلئے بے پناہ خوشی کا موجب ہے مولیٰ کریم الفضل کو تاقیامت جاری رکھے آمین

وڈزین پرائیویٹ لمیٹڈ

فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی

فون ۳۷۲۴۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کے سالانہ اجتماع میں ڈیڑھ ہزار سے زائد افراد کی شرکت

۱۰۱ مجالس سے ۱۵۷۴ خدام اور ۳۵ مجالس سے ۱۱۱ اطفال شامل ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی اور مجلس اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی کے آٹھویں سالانہ اجتماعات اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ۲، ۳، ۴ تبوک/ستمبر ۱۹۸۸ء کو ناصر باغ گروس گیراؤ میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔

امسال اس اجتماع میں مغربی جرمنی کی ۱۰۱ مجالس کے ۱۵۷۴ خدام نے شرکت کی جن میں پاکستانی خدام کے علاوہ جرمن، ترک، عرب، افریقن اور چیکوسلواکین خدام بھی شامل ہیں۔ اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں ۳۵ مجالس کے ۱۱۱ اطفال شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں ۵۷ انصار زائرین نے بھی اجتماعات میں شامل ہو کر اپنے خدام بھائیوں اور اطفال کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور اجتماع کی رونق کو بڑھایا۔ اسی طرح نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ بھی چار خدام کے ہمراہ خصوصی طور پر اجتماع میں شمولیت کی غرض سے انگلستان سے جرمنی تشریف لائے۔

اجتماع کی دیگر خصوصیات

۱۔ امسال تین مجالس کے گیارہ خدام نے بذریعہ سائیکل سفر کرکے اجتماع میں شرکت کی جن میں سے چھ خدام "برائٹن برگ" سے ۵۵۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے اجتماع میں شامل ہوئے۔

۲۔ اجتماع کے موقع پر تصاویر کی خصوصی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں مغربی جرمنی میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کی تصویری جھلک پیش کی گئی تھی۔

۳۔ ناصر باغ میں دونوں دن باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔

۴۔ محترم مشنری انچارج صاحب مغربی جرمنی مکرم مہتمم صاحب مجالس بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم نیشنل قائد صاحب خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے خدام سے خطاب فرمایا۔

۵۔ تلقین عمل پروگرام کے تحت ریجنل قائدین نے تربیتی، موضوعات پر تقاریر کیں۔

۶۔ مکرم نیشنل قائد صاحب برطانیہ نے اختتامی تقریب میں تقریر فرمائی اور مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

۷۔ دوران اجتماع ایک سعید فطرت ترک نوجوان نے قبول احمدیت کا اعلان کیا۔

انتظامات و تیاری مقام اجتماع

اجتماع کی تیاری کا کام اجتماع کے انعقاد سے ایک ماہ قبل ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اجتماع کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ۲۴ شعبہ جات قائم کئے گئے۔ اور ان شعبہ جات کے منتظمین کا تقرر عمل میں لایا گیا تمام منتظمین اور ان کے معاونین نے اپنے اپنے فرائض بڑے جذبہ خلوص اور محنت سے انجام دیئے فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مقام اجتماع پنڈال کو متعدد بینرز کے ساتھ سجایا گیا جن پر حضرت بانیٔ سلسلہ کے الہامات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ نمایاں طور پر آویزاں کیا گیا تھا۔

پہلا دن

۲ ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح نو بجے خدام کی آمد اور رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ ۲ بجے دوپہر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی گئی محترم مولانا صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں سورۃ مومنون کی ایک آیت کی تفسیر اور تشریح فرماتے ہوئے نہایت مؤثر رنگ میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تقریب پرچم کشائی کا انعقاد ہوا۔ مہمانِ خصوصی مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد، مکرم امیر صاحب مغربی جرمنی اور نیشنل قائد صاحب کے ہمراہ فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور آپ نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اسی طرح مکرم امیر صاحب نے مغربی جرمنی کا جھنڈا لہرایا۔ اس موقع پر تمام فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ پرچم کشائی کے بعد مکرم نیشنل قائد صاحب نے ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور قائدین مجالس کا تعارف مہمانِ خصوصی سے کروایا۔

افتتاح و دعا

تین بجے بعد دوپہر مکرم منور احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد مہمانِ خصوصی مکرم مہتمم صاحب بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کا عہد دہرایا ازاں بعد مکرم محمد رفیق صاحب شاکر نے کلام محمود کی ایک نظم "میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی" خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا اصل مقصد خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس لئے ہمیں عبادات اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ عبادت ہمارے ہر عمل کا مغز ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ بھی جماعت کو اس طرف بار بار خصوصی توجہ دلا رہے ہیں۔ اسی طرح آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دورانِ اجتماع جو پروگرام ہوں ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے واپس جائیں۔ آپ کے خطاب کا جرمن ترجمہ مکرم مولانا عبدالباسط صاحب طارق نے پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم و محترم عطاء اللہ صاحب کلیم نے اجتماعی دعا کروائی۔

بقیہ اجلاس

افتتاحی دعا کے بعد خدام کے علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاحی اجلاس

خدام کے ورزشی مقابلہ جات کے دوران مجلس اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی کا افتتاحی اجلاس محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج کی زیر صدارت شروع ہوا۔ عزیزم عبدالرفیق احمد کی تلاوت قرآن مجید کے بعد ناظم صاحب اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی نے اطفال کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد محترم مشنری انچارج صاحب نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد اطفال کے مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید، مقابلہ نظم۔ اذان تقریر اردو۔ تقریر جرمن۔ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب، مکرم ملک کولمبس خان صاحب اور شمس الحق نے منصفین کے فرائض انجام دیئے۔

ان مقابلہ جات کے بعد وقفہ برائے طعام و نماز ہوا نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب محمود مربی سلسلہ میونخ ریجن نے ملفوظات حضرت بانی سلسلہ کا درس دیا جس کے بعد نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی اور قائدین مجالس کی ایک مشترکہ میٹنگ شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب، مہتمم مجالس بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی اور مختلف امور میں ہدایات سے نوازا۔ نیز آپ نے مجالس کی کارکردگی، نمازوں کی ادائیگی، چندہ جات کی وصولی اور حضور کے خطبات کی کیسٹیں سنوانے کے بارہ میں جائزہ لیا۔

دوسرا دن

سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد تلقین عمل پروگرام کے تحت ریجنل قائدین نے تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ ازاں بعد خدام کے مختلف انواع کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں اردو و جرمن تقریری مقابلہ، نظم خوانی، عام دینی معلومات فی البدیہہ تقریری مقابلہ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ ۱۰۰ میٹر دوڑ ۵ کلومیٹر، لمبی چھلانگ، گولہ پھینکنا، اور سلو سائیکل ریس کے مقابلہ جات شامل ہیں۔

نماز ظہر و عصر سے فراغت کے بعد محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے خدام سے خطاب فرمایا۔ جس کے بعد خدام اور اطفال کے بقایا علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء ادا کئے جانے کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں مربیان کرام نے خدام کے سوالات کے جواب دیئے۔

تیسرا دن

سالانہ اجتماع کا تیسرا دن بھی نماز تہجد سے شروع ہوا۔ جو حافظ عمیر سعید احمد صاحب نے پڑھائی نماز فجر کے بعد رانا محمد صفدر صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔

۱۰ بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہوا جس کے بعد مقابلہ مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی کا مقابلہ ہوا نیز بقیہ ورزشی مقابلہ جات فٹ بال فائنل، رسہ کشی والی بال اور کبڈی کے میچ ہوئے۔ اسی طرح فٹ بال کا ایک نمائشی میچ بھی ہوا جس میں ہمارے جرمن عرب اور ترک خدام بھائیوں نے بھی حصہ لیا۔

ان ورزشی مقابلہ جات کے دوران پنڈال میں اطفال کے عام دینی معلومات، مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات ہوئے۔ جس کے بعد اطفال کے اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا بشارت احمد صاحب محمود مربی سلسلہ نے علمی ذہنی و ورزشی مقابلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کے دوبارہ اجراء کے موقع پر
نیک تمناؤں اور دلی دعاؤں کیساتھ احبابِ جماعت
کی خدمت میں
دِلی مبارکباد
منجانب شیخ رحمت علی
بشیر اینڈ کمپنی
۵۔ خواجہ بازار۔ سفینہ بلاک۔ اعظم کلاتھ مارکیٹ
لاہور

الفضل کا اجراء مبارک ہو
معیاری بیکری کا نام
تقریبات کے لئے آرڈر بھی مال تیار کیا جاتا ہے
رحمن بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون - 330

آرنیکا ہیئر آئیل
سر کی خشکی اور سکری کے لئے مفید ہے
بالوں کو لمبا اور خوبصورت بناتا ہے
قیمت فی شیشی -/۲۰
کیور ہیومیڈلین کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

نیک تمناؤں کیساتھ
الفضل کے اجراء پر
دلی مبارکباد
منجانب: شیخ مبشر احمد دہلوی
۲۰۸ جی ماڈل ٹاؤن - لاہور

نیک تمناؤں اور دلی آرزوؤں کیساتھ
الفضل کے دوبارہ اجراء پر
دل کی گہرائیوں سے
مبارکباد
طالب دعا: شیخ اظہار احمد
فضل بلڈنگ ۶۵۔ لٹن روڈ۔ لاہور

الفضل کے دوبارہ اجراء کے موقع پر
ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کناں ہیں
قارئین کرام کو اس مبارک موقع پر دلی مبارکباد
• کار سٹیریو
• پورٹیبل
سیل اینڈ سروس
دلاور ریڈیو ہاؤس
3 - ہال روڈ لاہور
52212
850913

الفضل کے دوبارہ اجراء پر احباب جماعت کی
خدمت میں
دلی مبارکباد
چوہدری ٹریڈرز
6 - ہال روڈ لاہور
فون نمبر 226719

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جات میں دوم اور سوم آنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات

اجتماع کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب انور نے کی۔ بعدہٗ مکرم طارق احمد صاحب ارشد نے سیدنا حضرت بانی سلسلہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ جس کے بعد سیکرٹری اجتماع مکرم مقصود الحق صاحب نے آٹھویں سالانہ اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ نیشنل قائد صاحب برطانیہ مکرم صفی صاحب اور نیشنل قائد مغربی جرمنی مکرم فلاح الدین صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا، اس کے بعد نیشنل قائد برطانیہ محمد صفی صاحب نے مختلف مقابلوں میں نمایاں پوزیشن لینے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے خدام سے اپنے خطاب میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ آٹھواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو بہت بابرکت فرمائے اور ہمیں اس کی برکات سے کما حقہٗ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں حقیقی رنگ میں خدام احمدیت بنائے اور ہم پر عائد ہونیوالی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بحوالہ اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۱۹ تا ۲۱)

میری غزالی

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد ۔ ربوہ

میری بیوی امۃ الرحمان غزالہ جسے گھر میں ہم "غزالی" کہہ کر پکارتے تھے۔ ۲۱ جون ۱۹۸۸ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ غزالی کے ساتھ میری شادی اپریل ۱۹۸۳ء میں ہوئی تھی۔ اس مختصر سی پانچ سالہ رفاقت کی یادیں اور نقوش انمٹ ہیں۔ اچھی بیوی قدرت کا انعام ہوتی ہے۔ غزالی میرے لئے ایک ایسی ساتھی تھی جس نے ہر لمحہ میری ضرورتوں کا خیال رکھا میری زندگی میں بہار پیدا کی اور ہر سو خوشیاں بکھیریں۔

وہ ایک بہترین جیون ساتھی۔ وفا شعار بیوی۔ محبت کرنے والی ماں اور بہت احترام کرنے والی بہو تھی۔ غزالی میرے رشتہ داروں میں سے نہیں تھی بلکہ ایک دوسرے خاندان سے تھی۔ ان کا گھرانہ ایک قابل احترام معزز مذہبی گھرانہ ہے اور غزالی کی زندگی پر اسکے گہرے اثرات تھے۔

گھر کا سارا انتظام خود کرتی۔ گھر کی صفائی ستھرائی سے لیکر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی تک کے سارے تقاضے خود پورے کرتی۔ نہایت سلیقہ مند تھی۔ ہر شے ترتیب سے سنبھال کر رکھتی۔ کبھی ایسا نہ ہوتا کہ کسی چیز کی ضرورت پڑتی اور وہ چیز اپنی مقررہ جگہ پر موجود نہ ہوتی مہینہ بھر کی ضروریات کا اندازہ کر کے پہلے ہی خریداری کرنا اور سودا سلف کی فہرست بنا کر دینا۔ بچوں کی نگہداشت و تربیت کرنا۔ میرے والدین کی خدمت کرنا اور میری چھوٹی سے چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا کہ کپڑے استری ہیں یا نہیں۔ جوتا پالش ہوا ہے کہ نہیں وغیرہ۔ بچوں کی تربیت کا بڑا فکر تھا۔ بڑی بیٹی رفعت جو وفات کے وقت تین سال کی تھی۔ اسے قاعدہ یسرنا القرآن شروع کروایا۔ نماز شروع کروائی اور یہ مشہور شعر زبانی یاد کروایا جو ابھی تک رفعت کو یاد ہے

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے
شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹا دیں گے

رات کو سوتے وقت کہانیاں سناتی۔ اس کی سنائی ہوئی کہانیاں ابھی تک رفعت کو یاد ہیں۔ وہ اکثر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی کہانی "کبھی جھوٹ نہ بولو" رفعت کو سناتی۔ اس کے ساتھ ساتھ رفعت اور چھوٹی بچی عطیہ کو اخلاق و آداب کی باتیں سکھاتی۔

زندگی کے ہر لمحے پر ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملی۔ کبھی زبان پر شکایت نہ لائی۔ مجھے پریشان دیکھتی تو مرنے والی ہو جاتی بہت دعائیں کرتی صدقہ دیتی۔

سسرال سے تعلقات مثالی تھے۔ ہمارے معاشرے میں ساس بہو کا جھگڑا عام ہے لیکن غزالی نے ہمارے گھر کو سسرال کا گھر نہیں سمجھا تھا۔ وہ تو ہمارے گھر والوں میں یوں رچ بس گئی تھی جیسے اس کا اصل گھر یہی ہو۔ پانچ سالوں میں ایک موقع بھی ایسا نہیں آیا کہ میرے والدین سے کسی بھی قسم کا کوئی جھگڑا ہوا ہو۔ سچی بات ہے کہ اس نے میرے والدین کو سسر اور ساس سمجھا ہی نہیں۔ بلکہ باپ اور ماں سمجھ کر ان سے سلوک کیا بلکہ اگر یہ کہوں تو قطعاً مبالغہ نہیں ہوگا کہ اس نے اپنے والدین سے بھی بڑھ کر میرے ماں باپ کی خدمت کی اور انکی ضروریات کا خیال رکھا۔

میرے والدین گاؤں میں رہتے ہیں۔ شہری ماحول کی لڑکیوں کے لئے گاؤں میں جا کر رہنا مشکل ہوتا ہے لیکن وہ وہاں جاتی اور دس دس پندرہ پندرہ دن رہتی بلکہ اگر کبھی دو تین مہینے اپنی مصروفیات کی وجہ سے ہم نہ جا سکتے تو پھر خود مجھے کہتی کہ مجھے گاؤں چھوڑ آئیں تاکہ میں کچھ روز امی وغیرہ سے مل آؤں۔ میرے والدین جب کبھی ہمارے ہاں آتے تو ان کی خوب خاطر مدارات کرتی۔ ان کے لئے اچھے اچھے کھانے پکاتی۔ مجھے یاد ہے کہ بعض اوقات میری والدہ صاحبہ یا والد صاحب ایسے وقت پر آئے جب کھانا وغیرہ پک چکا تھا اور اس دن کوئی عام سبزی یا دال وغیرہ پکی ہوتی تھی تو وہ منٹوں میں گوشت وغیرہ تیار کرتی اور ساتھ کوئی سویٹ ڈش بھی تیار کر لیتی۔

ہمارے گھر میں اللہ کے فضل سے مہمان نوازی کا سلسلہ دراز رہتا ہے۔ مہمان خدا کی رحمت ہوتے ہیں۔ مہمانوں کی آمد و رفت اور ان کی تعداد کا کبھی پیشگی اندازہ نہیں ہوتا۔ اس انداز کی مہمان نوازی نبھانا خاصا مشکل کام ہوتا ہے لیکن غزالی نے اسے بھی نہایت خندہ پیشانی سے نبھایا۔ اور کبھی کسی مہمان کو یہ احساس نہ ہوا کہ اسکی خاطر مدارات میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ بلکہ ہمارے اکثر عزیز واضح طور پر یہ کہتے تھے کہ مہمان نوازی اور خاطر مدارات غزالی پر ختم ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ مہمانوں کا بہت خیال رکھتی تھی۔ اسکی اس نیک عادت کی وجہ سے ہمارے عزیزوں کے دلوں میں اس کا کتنا مقام تھا اس کا اندازہ اسکی وفات پر ہوا۔ جب میں نے اپنے ہر قریبی اور دور کے عزیز کو یوں روتے دیکھا جیسے واقعتاً اس کی بہت قیمتی متاع چھن گئی ہو۔

عادات کی ہم آہنگی خوشگوار تعلقات کی اساس ہوتی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم ہی تھا کہ ہماری عادات آپس میں بہت ملتی تھیں۔ مطالعہ دوسروں کے لئے خیر خواہی کے جذبات۔ حتی الوسع دوسروں کی خوشی میں اپنی خوشی محسوس کرنا۔ اس طرح نشست و برخاست۔ گفتگو و آداب میں بھی باہمی ہم آہنگی کا یہی معاملہ رہا۔

گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ محلہ کی لجنہ کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتی تھی۔ باقاعدگی سے اجلاس میں جاتی۔ وہ محلہ کی لجنہ کی تنظیم کی نائب سیکرٹری وصیت اور تعلیم بھی رہی۔ بہت محنت سے کام کرتی۔ وقت پر رپورٹ تیار کر کے بھجواتی۔

غزالی صرف ایک ہفتہ بیمار رہ کر اللہ کو پیاری ہو گئی۔ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بیماری اتنی شدید ہو سکتی ہے کہ جس کے نتیجے میں موت واقع ہو جائیگی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب علاج فرما رہے تھے۔ اور مکرم میاں صاحب علاج سے اور صحت کی بحالی سے بہت مطمئن تھے۔ وفات سے ایک روز قبل عصر کے بعد غزالی اُٹھی۔ میں نے روکا تو کہنے لگی کہ اب تو میں اللہ کے فضل سے پچاس فیصدی ٹھیک ہو گئی ہوں۔ لیکن اگلے روز طبیعت پھر بگڑ گئی اور اسی حملے میں غزالی ہم سے بچھڑ گئی۔

موت برحق ہے کسی کو اس سے مفر نہیں یہ تلخ ہونے کے باوجود زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔ رخصت ہونے والا تو رخصت ہو جاتا ہے لیکن اپنے پیچھے اچھی یادیں چھوڑ جاتا ہے۔ غزالی کے جنازے پر بھی ان ہی باتوں کا چرچا تھا۔ خاندان کے لوگ۔ دوسری عورتیں اور اس کی سہیلیاں غم سے ہلکان تھیں۔ ہر لب پر اسکی نیکی و شرافت۔ اطاعتِ خداوندی وفاداری۔ سلیقہ مندی۔ غریب پروری اور مہمان نوازی کے تذکرے تھے۔

آج جبکہ اسے فوت ہوئے۔ چار ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ میرے اردگرد اس کی یادیں صف در صف کھڑی ہیں اور اسکی حسن اطاعت کی خوشبوئیں چہار سو پھیلی ہوئی ہیں۔ اگرچہ وقت بہترین مرہم ہوتا ہے لیکن اس کی یادیں ایسی انمٹ ہیں کہ میں چاہوں بھی تو نہیں بھلا سکتا۔ خدا اسے کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اس سے انتہائی پیار کا سلوک فرمائے آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

قارئین کو الفضل کا اجراء مبارک ہو
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم
جیولرز
پروپرائیٹر
سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر الرؤف جیولرز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون:۔ 629443

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد شکر ہے خدایا اے میرے یارِ جانی
ہم عاجزوں پہ تُو نے فرمائی مہربانی
تیرے کرم سے آیا یہ یوم شادمانی

الفضل کے قارئین کو الفضل کا یہ دورِ جدید

مُبارک ہو

شاہ تاج شوگر ملز

منڈی بہاؤالدین

ہیڈ آفس ۳۹ اے ظفر علی روڈ۔ گلبرگ۔ ۵۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا

رحمتِ الٰہی کو کھینچنے والی مقناطیسی کشش!

خُدا شناسی کا اعلیٰ ذریعہ!!

دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلّی کرتا ہے

(سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کی پرمعارف و بابرکت تحریرات)

دعا ہی ہے جس سے خداوندِ ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلّی کرتا ہے اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لیے صرف دُعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دُور کر دیتا ہے۔

(ایام الصلح ص۱۰)

دُعا کی فرضیّت کے چار اسباب۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دُعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے ...... فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ ۲۔ دوسرے یہ کہ تا دُعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ ۳۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایتِ الٰہی شاملِ حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ ۴۔ چوتھے یہ کہ اگر دُعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اُسی طرح ظہور میں آوے تو معرفتِ الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو۔ جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔ (ایام الصلح ص۱۲-۱۳)

دعا کی روحانیّت

قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دعا اپنے اندر ایک روحانیت رکھتی ہے اور دُعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیرایوں میں کامیابی کا ثمرہ بخشتا ہے۔

ہماری تقریر مذکورہ بالا سے ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح باوجود تسلیم مسئلہ قضاء و قدر کے صدہا امور میں یہی سنت اللہ ہے کہ جد و جہد سے ثمرہ مرتب ہوتا ہے۔ اسی طرح دعا میں بھی جو جد و جہد کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے

. . . .

. . . .

پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثارِ صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں؟ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صنعت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خدا تعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جیسا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خُدا شناسی کا دعا ہی ہے۔ اور خدا کی ہستی اور صفاتِ کاملہ کی معرفتِ تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالےٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دُعا ہی ہے دُعا کے ذریعہ ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں اور ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔ (ایام الصلح ص۲۸-۲۹)

خدا کا فضل اور دعا کی قبولیت

جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا۔ دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالےٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے اس لیے میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پا لوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دُعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں (ملفوظات جلد اول ص۴۴)

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص۱۱۸)

دُعا کرنا مرنا ہوتا ہے

پنجابی میں ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا"۔ لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اُسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ رُوح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ یا تو اُسے قبول کرتا ہے اور یا اُسے جواب دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص۳۷)

دعا سے عجائبات قدرت کا ظہور

جب تو دعا کے لیے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصّہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اُس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا۔ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں کو جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔

(کشتی نوح ص۲۹)

قبولیّت دُعا کی شرائط

جہاں تک مجھے خدا تعالیٰ نے دعاؤں کے بارے میں علم دیا ہے وہ یہ ہے کہ دعا کے قبول ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں:۔

اوّل ۔ دعا کرنے والا کامل درجہ پر متقی ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کا مقبول وہی بندہ ہوتا ہے۔ جس کا شعار تقویٰ ہو اور جس نے تقویٰ کی باریک راہوں کو مضبوط پکڑا ہو۔ اور جو امین متقی اور صادق العہد ہونے کی وجہ سے منظورِ نظرِ الٰہی ہو۔ اور محبتِ ذاتیہ الٰہیہ سے معمور اور پُر ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اس کی عقدِ ہمّت اور توجہ اس قدر ہو کہ گویا ایک شخص کے زندہ کرنے کے لیے ہلاک ہو جائے اور ایک شخص کو قبر سے باہر نکالنے کے لیے آپ گور میں داخل ہو۔ اس میں راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے مقبول بندے اس سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ایک خوبصورت بچہ جو ایک ہی ہو اس کی ماں کو پیارا ہوتا ہے۔ پس جبکہ خدائے رحیم و کریم دیکھتا ہے کہ ایک مقبول و محبوب اس کا ایک شخص کی جان بچانے کے لیے روحانی مشقتوں اور تضرعات اور مجاہدات کی وجہ سے اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ قریب ہے کہ اس کی جان نکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارئین کو الفضل کا اجراء مبارک ہو

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز

پروپرائیٹر - سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

الفضل کے اجراء کے مبارک موقع پر قارئین کی خدمت میں مبارکباد

نرینہ اولاد سے محروم ★ بے اولاد ★ اٹھرا ★ سوکھا ★ گرمی ★
گیس کا علاج کرنے والے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

برانچیں
اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس ربوہ
چوک قلعہ کالروالا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ پوسٹ بکس ۴۹۸ ملتان

خواتین کے لئے معائنہ کا معقول انتظام ہے فون 061-31026

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ P.O.B 190 فون 0431/74844 76497

روزنامہ الفضل کے اجراء کے مبارک موقع پر
احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں

ہاشم ریئل اسٹیٹ

فون: 373455 374355

مین بلیوارڈ ڈیفنس سوسائٹی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائے تو اس کو علاقہ محبت کی وجہ سے ناگوار گزرتا ہے کہ اسی حال میں اس کو ہلاک کر دے۔ تب اس کیلئے اس دوسرے شخص کا گناہ بخش دیتا ہے جس کے لیے وہ پکڑا گیا تھا۔ پس اگر وہ کسی مہلک بیماری میں گرفتار ہے یا کسی اور بلا میں اسیر و لاچار ہے، تو اپنی قدرت سے ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جس سے رہائی ہو جائے۔ اور بسا اوقات اُسکا ارادہ ایک شخص کے قطعی طور پر ہلاک کرنے یا برباد کرنے پر قرار یافتہ ہوتا ہے لیکن جب ایک مصیبت زدہ کی خوش قسمتی سے ایسا شخص پُر درد تضرعات کے ساتھ درمیان میں آپڑتا ہے جس کو حضرتِ عزت میں وجاہت ہے تو وہ مسل مقدمہ جو سزا دینے کے لیے مکمل اور مرتب ہو چکی ہے چاک کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اب بات اغیار سے یار کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اور یہ کیونکر ہو سکے کہ خدا اپنے سچے دوستوں کو عذاب دے۔

تیسری شرط استجابت دعا کے لیے ایک ایسی شرط ہے جو تمام شرطوں سے مشکل تر ہے کیونکہ اس کا پورا کرنا خدا کے مقبول بندوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اس شخص کے ہاتھ میں ہے جو دعا کرانا چاہتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نہایت صدق اور کامل اعتقاد اور کامل یقین اور کامل ارادت اور کامل غلامی کے ساتھ دعا کا خواہاں ہو۔ اور یہ دل میں فیصلہ کرے کہ اگر دعا قبول بھی نہ ہو تاہم اسکے اعتقاد اور ارادت میں فرق نہیں آئیگا اور دعا کرانا آزمائش کے طور پر نہ ہو بلکہ سچے اعتقاد کے طور پر ہو اور نہایت نیازمندی سے اس کے دروازے پر گرے اور جہاں تک اس کے لیے ممکن ہے مال سے خدمت سے ہر ایک طور پر کی اطاعت سے ایسا قرب پیدا کرے کہ اس کے دل کے اندر داخل ہو جائے اور بایں ہمہ نہایت درجہ پر نیک ظن ہو اور اس کو نہایت درجہ کا متقی سمجھے اور اس کے مقدس شان کے برخلاف ایک خیال بھی دل میں لانا کفر خیال کرے اور اس قسم کے ہر طرح کی جاں نثاری دکھا کر سچے اعتقاد کو اس پر ثابت اور روشن کر دے اور اس کی مثل دنیا میں کسی کو بھی نہ سمجھے اور جان سے مال سے آبرو سے اس پر فدا ہو جائے اور کوئی کلمہ کسرِ شان کا کسی پہلو سے اس کی نسبت زبان پر نہ لائے اور نہ دل میں اور اس بات کو اس کی نظر میں بپایہ ثبوت پہنچا دے کہ درحقیقت وہ ایسا ہی معتقد اور مرید ہے۔ اور بایں ہمہ صبر سے انتظار کرے۔ اور اگر پچاس دفعہ بھی اپنے کام میں نامراد رہے تو پھر بھی اعتقاد اور یقین میں سست نہ ہو۔ کیونکہ یہ قوم سخت نازک دل ہوتی ہے اور ان کی فراست چہرہ کو دیکھ کر پہچان سکتی ہے کہ یہ شخص کس درجہ کا اخلاص رکھتا ہے۔ اور یہ قوم باوجود نرم دل ہونے کے نہایت بے نیاز ہوتی ہے۔ ان کے دل خدا نے ایسے بے نیاز پیدا کیے ہیں کہ متکبر اور خود غرض اور منافق طبع انسان کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ اس قوم سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اس قدر غلامانہ اطاعت اُنکی اختیار کرتے ہیں کہ گویا مر ہی جاتے ہیں۔ مگر وہ شخص جو قدم قدم پر بدظنی کرتا ہے اور دل میں کوئی اعتراض رکھتا ہے اور پوری محبت اور ارادت نہیں رکھتا وہ بجائے فائدہ کے ہلاک ہوتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۶-۶۸)

استجابت دعا ایک معجزہ

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابتِ دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لیے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے یہ سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیئت ان سے منوانا چاہتا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے اور اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اس سے منوانا چاہتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں مومنوں کی استجابت دعا کا وعدہ کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یعنی تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور دوسری جگہ اپنی نازل کردہ قضا و قدر پر خوش اور راضی رہنے کی تعلیم کرتا ہے

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸-۱۹)

کامل لوگوں کی دعائیں

بعض جاہل کہتے ہیں کہ کیوں کامل لوگوں کی بعض دعائیں منظور نہیں ہوتیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی تجلّی و حُسن کو خدا تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہوا ہے۔ پس جس جگہ یہ تجلّی عظیم ظاہر ہو جاتی ہے اور کسی معاملہ میں ان کا حُسن جوش میں آتا ہے اور اپنی چمک دکھلاتا ہے تب اس چمک کی طرف ذرّاتِ عالم کھینچے جاتے ہیں اور غیر ممکن باتیں وقوع میں آتی ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں معجزہ کہتے ہیں۔ مگر یہ جوشِ روحانی ہمیشہ اور ہر جگہ ظہور میں نہیں آتا۔ اور نیز بکات خارجیہ کا محتاج ہوتا ہے یہ اس لیے کہ جیسا کہ خدائے کریم بے نیاز ہے اس نے اپنے برگزیدوں میں بھی بے نیازی کی صفت رکھ دی ہے سو وہ خدا کی طرح سخت بے نیاز ہوتے ہیں اور جب تک کوئی پوری خاکساری اور اخلاص کے ساتھ ان کے رحم کے لیے ایک تحریک پیدا نہ کرے وہ قوت اُن کی جوش نہیں مارتی اور عجیب تر یہ کہ وہ لوگ تمام دنیا سے زیادہ ترحم کی قوت اپنے اندر رکھتے ہیں مگر اس کی تحریک ان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ گو وہ بارہا چاہتے بھی ہیں کہ وہ قوت ظہور میں آوے مگر بجز ارادۂ الٰہیہ کے ظاہر نہیں ہوتی۔ بالخصوص وہ منکروں اور منافقوں اور سست اعتقاد لوگوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے اور ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح ان کو سمجھتے ہیں اور وہ بے نیازی اُن کی ایسی شان رکھتی ہے جیسا کہ ایک معشوق نہایت خوبصورت برقعہ میں اپنا چہرہ چھپائے رکھے اور اسی بے نیازی کا ایک شعبہ یہ ہے کہ جب کوئی شریر انسان ان پر بدظنی کرے تو بسا اوقات بے نیازی کے جوش سے اس بدظنی کو اور بھی بڑھا دیتے ہیں کیونکہ تخلق باخلاق اللہ رکھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کوئی معجزہ ان سے ظاہر ہو تو ان کے دلوں میں ایک جوش پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایک امر کے حصول کے لیے سخت کرب اور قلق ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تب وہ بے نیازی کا برقع اپنے منہ پر سے اتار لیتے ہیں اور وہ حسن ان کا جو بجز خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں دیکھتا وہ آسمان کے فرشتوں پر اور ذرہ ذرہ پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اور ان کا منہ پر سے برقع اٹھانا یہ ہے کہ وہ اپنے کامل صدق اور صفا کے ساتھ اور اس روحانی حسن کے ساتھ جس کی وجہ سے خدا کے محبوب ہو گئے ہیں اس خدا کی طرف ایک ایسی خارقِ عادت رجوع کرتے ہیں اور ایک ایسے اقبال علی اللہ کی ان میں حالت پیدا ہو جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کی فوق العادت رحمت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ساتھ ہی ذرہ ذرہ اس عالم کا کھنچا چلا آتا ہے اور ان کی عاشقانہ حرارت کا گرمی آسمان پر جمع ہوتی اور بادلوں کی طرح فرشتوں کو بھی اپنا چہرہ دکھا دیتی ہے۔ اور ان کی دردیں جو رعد کی خاصیت اپنے اندر رکھتی ہیں ایک سخت شور ملاء اعلیٰ میں ڈال دیتی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ بادل پیدا ہو جاتے ہیں جن سے رحمتِ الٰہی کا وہ مینہ برستا ہے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں۔ ان کی روحانیت جب اپنے پورے سوز و گداز کے ساتھ کسی عقدہ کشائی کے لیے توجہ کرتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے کیونکہ وہ لوگ بباعث اس کے جو خدا سے ذاتی محبت رکھتے ہیں محبوبانِ الٰہی میں داخل ہوتے ہیں تب ہر ایک چیز جو خدا تعالیٰ کے زیر حکم ہے ان کی مدد کے لیے جوش مارتی ہے اور رحمتِ الٰہی محض ان کی مراد پوری کرنے کے لیے ایک خلقِ جدید کے لیے تیار ہو جاتی ہے اور وہ امور ظاہر ہوتے ہیں جو اہل دنیا کی نظر میں غیر ممکن معلوم ہوتے ہیں اور جن سے سفلی علوم محض ناآشنا ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا تو نہیں کہہ سکتے مگر قرب اور علاقہ محبت ان کا کچھ ایسا صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے گویا خدا ان میں اتر آتا ہے اور آدم کی طرح خدائی روح ان میں پھونکی جاتی ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۳ و صفحہ ۶۴)

قارئین کو الفضل کے اجراء پر مبارک ہو

سستے پلاٹ اور کالونی سب سے بلند مقام پر

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

حکومت پاکستان سے منظور شدہ

(مجید بلاک)

اپنی تمام سہولتوں کے ساتھ کمرشل و رہائشی پلاٹ کو اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سکیم کو ہر طرح سے خوبصورت بنا رہے ہیں۔ کہکشاں ہاؤسنگ سکیم میں نہایت کم قیمت پر پلاٹوں کی فروخت جاری ہے مندرجہ ذیل پلاٹوں کی خرید و فروخت کے لئے پتہ ذیل سے رابطہ کریں:- ۱۷ تا ۳۰
۱۸۱ تا ۱۹۹، ۲۰۱ تا ۲۱۲، ۲۲۳ تا ۲۲۷، ۱ تا ۶، ۲۳۸ تا ۲۳۹، ۲۵۳ تا ۲۹۹

عبدالمجید معرف رزاق ریفریجریشن سروس

ریلوے روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کے قارئین کی خدمت میں مبارکباد۔ منجانب کیور ٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ ، ۷۷۱

الفضل کی دوبارہ اشاعت پر دلی مبارکباد
• کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی ۔ ہر قسم کیلئے تشریف لائیں
محمود ٹیلی ویژن کمپنی ۲۱ - ہال روڈ لاہور - پاکستان
فون : ۶۱۶۲۴ - ۲۲۶۵۰۸

الفضل کا اجراء قارئین کو مبارک ہو
بیکری، کنفکشنری، شربت آئس کریم۔ سوڈا واٹر چاولوں اور کھانوں کے لئے
ایس کے اے کیمیکلز
فیصل آباد
کے فوڈ کلرز اور ایسنس ہمیشہ استعمال کریں
S SKA A
سول ڈسٹری بیوٹرز
داؤد ٹریڈرز
گول صابن والا۔ فیصل آباد
فون : 23258

الفضل کے اجراء پر قارئین کو مبارکباد
ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ ۔ لاہور
فون نمبر
52667/63849
C-109 ماڈل ٹاؤن 858911
پروپرائٹر : ملک عبداللطیف ستکوہی

الفضل کا نیا دور مبارک ہو
ہر قسم کی عمارتی لکڑی دیودار، کیل، چیل، پڑتال کیلئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ فیروز پور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ ۔ لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷۱

سارى دنیا کے احمدیوں کی خدمت میں
مبارکباد
الفضل کا دوبارہ اجراء اللہ کی رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جماعتی روزنامہ کو تاقیامت جاری رکھے آمین
محتاج دعا
ملک حامد علی پنجاب آٹو موبائیل ★ ★
۳۵ - فرید کورٹ روڈ لاہور ـ فون 53732

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانیٔ الفضل حضرت فضلِ عمر کی الفضل کے اجراء پر

رقّت بھری دُعائیں اور ہمارے فرائض

گرتے پڑتے درِ مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ — اور پروانے کی مانند فدا ہو جاؤ
سُرخرو رُوبرُوئے داورِ محشر جاؤ — کاش تم حشر کے دن عہدہ برآ ہو جاؤ
بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم — کوچۂ یارِ یگانہ کے گدا ہو جاؤ

محترم مولانا
دوست محمد شاہد صاحب
مورخ احمدیت

پوری دنیائے احمدیت خدائے عزّوجل کے اس عظیم الشان لطف و کرم پر جناب الٰہی کے حضور سرتاپا تشکر و امتنان ہے کہ پیارا اخبار الفضل چار سال کے تعطل کے بعد بے شمار فضلوں کا منادی بن کر افقِ صحافت پر دوبارہ طلوع ہو رہا ہے اور بانیٔ الفضل سیّدنا حضرت فضلِ عمر (نوراللہ مرقدہٗ) کی مقدس اور ایمان افروز اصطلاح میں احمدیت کے باغ کو جو ایک ہی نہر لگتی تھی۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ دوبارہ جاری ہو گئی ہے۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۸۴ء کو جب الفضل بند ہوا ابتلاؤں کے نہایت سیاہ اور گھٹا ٹوپ بادل افقِ عالم پر چھائے ہوئے تھے۔ مگر اب خدا کے فضل و کرم اور تصرف خاص اور تقدیر خاص سے پوری دنیا کے خاکے یکسر بدل چکے ہیں اور جدید انقلابات کے جلو میں افق سے امیدوں اور محبتوں اور برکتوں کی نئی صبح نمودار ہونے والی ہے اور بقول سیدی حضرت امام جماعت احمدیہ:۔

بساطِ دنیا الٹ رہی ہے حسین اور پائدار نقشے
جہانِ نو کے ابھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظامِ کہنہ
(نظم بر موقعہ جلسہ سالانہ انگلستان جولائی ۱۹۸۶ء)

"الفضل" برصغیر پاک و ہند کا غالباً قدیم ترین مذہبی روزنامہ ہے جو پون صدی سے (بعض ناگزیر وقفوں کے باوجود) ملک و ملت کی بیش بہا خدمات بجا لاتا رہا ہے اور ۱۸ جون ۱۹۱۳ یعنی اپنے آغاز سفر ہی سے ایک منفرد اور مثالی مقام کا حامل رہا ہے۔ بلا مبالغہ دور حاضر کی کوئی دینی اور روحانی تاریخ اس کا تذکرہ کئے، اور اس سے استفادہ کئے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ یہ واحد دینی روزنامہ ہے جو بین الاقوامی سطح پر ہر ملک ہر قوم اور ہر خطہ میں دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے۔ اور دینی، تاریخی، تربیتی اور اخلاقی مضامین کا فی الحقیقت انسائیکلو پیڈیا ہے اسی لئے حضرت فضل عمر نے ایک بار ارشاد فرمایا تھا۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار ہو گی لیکن کوتہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ صفحہ ۳ کالم ۳)

موجودہ بدلے ہوئے حالات اور جدید فضا میں قارئین "الفضل" کے عالمی فرائض اور ملی تقاضے کیا ہیں؟؟؟ اس اہم ترین سوال کا جواب ہمیں بانیٔ "الفضل" سیدنا و امامنا و مرشدنا حضرت سیدنا محمود فضل عمر کی ان رقت بھری دعاؤں میں بآسانی مل سکتا ہے۔ جو حضور نے الفضل کے آغاز کے وقت استخارہ کے ساتھ ساتھ نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے خالق حقیقی کی عالی بارگاہ میں کیں۔ یہ دعائیں خود حضورِ انور نے اپنے قلم مبارک سے الفضل کے پہلے پرچہ کے صفحہ ۳ پر درج ذیل الفاظ میں درج کی تھیں۔

حضور نے تحریر فرمایا:۔

"جس طرح حضرت نوح کی کشتی کے چلنے کے وقت اٹھتی ہوئی موجیں اور بڑھتی ہوئی لہریں اور جہازوں کو تباہ کر دینے والی آندھیاں اور راستہ بھلا دینے والی ظلمتیں ایک خطرناک نظارہ دکھا رہی تھیں اور ظاہری نظر سے دیکھنے والا انسان سمجھتا تھا کہ یہ کشتی اب گئی اور اب گئی۔ وہی حال اس اخبار کا ہے اس لئے میں بھی اپنے ایک مقتداء اور راہنما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحرِ ناپائیدار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ... اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔" اے قادرِ مطلق خدا۔ اے میرے طاقتور بادشاہ۔ اے میرے رحمان و رحیم مالک اے میرے رب میرے مولا میرے ہادی۔ میرے رازق۔ میرے حافظ۔ میرے ستار۔ میرے بخشنہار۔ ہاں اے میرے شہنشاہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا۔ جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں۔ جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے جو مار کے پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے۔ اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔ میرے حقیقی مالک میرے متولی۔ تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے تو میرے ارادوں کا واقف ہے میری پوشیدہ باتوں کا راز دار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں کمزور ہوں۔ میں ناتواں ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بیمار ہوں۔ میں تو اپنے پہلے کاموں کا بوجھ بھی اٹھا نہیں سکتا۔ پھر یہ اور بوجھ اٹھانے کی طاقت مجھ میں کہاں سے آئے گی۔ میری کمر تو پہلے ہی خم ہے یہ ذمہ داریاں مجھے اور بھی کبڑا کر دیں گی۔ ہاں تیری ہی نصرت ہے جو مجھے کامیاب کر سکتی ہے۔ صرف تیری ہی مدد سے میں اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں تیرا ہی فضل ہے جس کے ساتھ میں سرخرو ہو سکتا ہوں اور تیرے ہی رحم سے میں کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہوں۔ دین (حق) کی ترقی اور اس کی نصرت خود تیرا کام ہے اور تو ضرور اسے کر کے چھوڑے گا مگر ثواب کی لالچ اور تیری رضا کی طمع ہمیں اس کام میں حصہ لینے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ پس اے بادشاہ ہماری کمزوریوں پر نظر کر اور ہمارے دلوں سے زنگ دور کر (دین حق) کی ترقی کے دن پھر آئیں اور پھر یہ درخت بار آور ہو اور اس کے شیریں پھل ہم کھائیں اور تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری قدرت کا اظہار ہو۔ نور چمکے اور ظلمت دور ہو۔ ہم چاہتے ہیں اپنے فضل کی بارش ہم پر برسا۔ اور ہمیں طاقت دے کہ تیرے سچے دین کی خدمت میں ہم اپنا جان و مال قربان کریں اور اپنے وقت اس کی اشاعت میں صرف کریں تیری محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو اور تیرا عشق ہمارے ہر ذرہ میں سرایت کر جائے ہماری آنکھیں تیرے ہی نور سے دیکھیں اور ہمارے دل تیری ہی یاد سے پُر ہوں اور ہماری زبانوں پر تیرا ہی ذکر ہو۔ تو ہم سے راضی ہو جائے اور ہم تجھ سے راضی ہوں تیرا نور ہمیں ڈھانک لے اے میرے مولا اس مشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک صد مبارک

تمام احباب جماعت احمدیہ کو الفضل کے دوبارہ جاری ہونے پر ڈھیروں مبارکباد

امپورٹر اینڈ انڈنٹر

طالبِ دعا

شیخ سنز

323525

ٹیلکس: 44480

22- یوئنگ روڈ
نیلا گنبد - لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔"

(الفضل ۱۸ جون ۱۹۱۳ء صفحہ ۳)

یہ نہایت پیاری دعائیں جہاں اُن پاکیزہ افکار و خیالات کی عکاسی کرتی ہیں جو اس اخبار کے اجراء کے وقت خدا کے اس محبوب بندہ کے قلب مقدس میں سمندر کی طرح موجزن تھے۔ وہاں اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو اس میں الفضل پڑھنے والوں کے لئے بارہ فرائض کی نہایت حیرت انگیز شانِ جامعیت کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے۔

اول :۔ دعاؤں کو اپنا شعار بنائیں۔ حضرت فضل عمر نے ایک خطبہ میں یہ دلچسپ واقعہ بیان فرمایا

"میں جب انگلینڈ گیا تو کسی انگریز نے مجھے ایک کتاب بطور تحفہ دی وہ کتاب کسی امریکن شاعرہ کی تھی ایک دن ہم بیٹھے ہوئے تھے میری ایک بیوی بھی میرے پاس تھیں۔ مجھے خیال آیا کہ کسی نے یہ کتاب مجھے بطور تحفہ دی ہے میں اسے پڑھ ہی لوں۔ چنانچہ میں نے وہ کتاب پڑھی۔ اس کافرہ کے منہ سے مومنانہ باتیں نکلی ہوئی تھیں وہ شاعرہ نظم میں اگلے جہان کا نقشہ اس طرح پیش کرتی ہے کہ گویا قیامت کا دن آگیا ہے اور خدا تعالیٰ کے سامنے سوال و جواب ہو رہا ہے۔ کچھ لوگ خدا تعالیٰ کے سامنے آئے۔ اور انہوں نے موتیوں اور ہیروں اور اشرفیوں کے ڈھیر اس کے قدموں میں ڈال دیئے۔ اسی طرح وہ اور بھی کچھ مادی چیزیں بیان کرتی ہے اور کہتی ہے۔ میں ایک گوشہ میں کھڑی حیران تھی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ میری باری آئے گی تو میں خدا تعالیٰ کو کیا تحفہ دوں گی؟ آخر یہ سارے کے سارے لوگ جب چلے گئے تو مجھے آواز آئی کہ آگے آؤ۔ میں خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئی۔ اور اس کے قدموں میں روتی ہوئی گر گئی۔ میں نے کہا اے اللہ! میرے پاس سوائے ان چند آنسوؤں کے اور کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اوپر اٹھا لیا اور کہا میرا سب سے قیمتی تحفہ آج کے یہ آنسو ہیں۔

یہ کلمۂ حکمت تھا جو ایک عیسائی عورت کے منہ سے نکلا۔ ایک عیسائی کی فطرت بھی خدا تعالیٰ نے ہی پیدا کی ہے۔ اور کبھی کبھی وہ اپنے احساسات اور جذبات سے آزاد ہو کر فطرت کی طرف لوٹتا ہے۔ اور جب وہ فطرت کی طرف جاتا ہے تو وہ ویسا ہی ہمارے قریب ہوتا ہے جیسے ایک مومن۔ اور فطرت کے نوروں کو پڑھتا ہے۔ اور ان نوروں کو سامنے لا کر رکھ دیتا ہے۔

مجھے یہ واقعہ پڑھے ۲۶ سال کے قریب گذر گئے ہیں۔ مگر اب بھی اس بات کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ کہ اس عورت نے کیسی لطیف بات کہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو انسان کے تعلقات ہیں وہ مقدم ہیں اور انہیں مقدم رکھنا چاہیئے۔"

(خطبات محمود جلد اول ص ۳۱۴)

دوم :۔ دین و دنیا کا ہر کام خدا کی رضا کے حصول کے لئے کریں کہ اسی میں برکت ہے اور یہی ایک بندۂ حق کی زندگی کا مقصود و مطلوب ہے۔

سوم :۔ اپنی کمزوریوں اور نقائص کا محاسبہ کر کے پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سعی و جدوجہد ہمیشہ جاری رکھیں۔

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں :۔

"زمانہ کے حالات بتا رہے ہیں کہ خدا کچھ کرنا چاہتا ہے۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو۔ تاکہ جب خدائی تقدیر ظاہر ہو تو وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے۔ اگر تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر لو تو دنیا تمہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ سمندر میں تلاطم آئے گا۔ اس کی موجیں اٹھیں گی اور لوگ سمجھیں گے کہ تم تباہ ہو گئے۔ مگر جب طوفان میں سکون پیدا ہوگا تو دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گی کہ تم سلامتی کے ساتھ کنارے پر کھڑے ہو اور لوگ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے۔"

(الفضل ۹ مئی ۱۹۶۲ء)

چہارم : غلبۂ دین کے لئے دعاؤں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیئے۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے اوائل عمر ہی سے یہ دعائیں شروع کر دیں۔ حضور راتوں کو اٹھتے اور اپنے مولا کے حضور التجائیں کیا کرتے تھے کہ ؎

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہوویں رستگار
میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویراں ہے دنیا کے ہیں عالی منار

پنجم :۔ اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں۔ وہی افراد اور قومیں جیتتی ہیں جو وقت کی قیمت کو سمجھتی اور ہر نوع کی قربانیاں پیش کرنا موجب فخر و سعادت سمجھتی ہیں اور پھر اس کی توفیق عطا ہونے کو خدا تعالیٰ کا فضل و احسان قرار دیتی ہیں۔ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں :۔

"قرآن کریم کہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تمہارے جان و مال خرید لئے ہیں۔ اور وہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت دیگا۔ گویا یہ مال و جان جنت کی قیمت ہے۔ اور اسے تحفہ وہی شخص کہہ سکتا ہے جو کہہ دے کہ میں جنت میں نہیں جاتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہنے کے لئے تیار ہو کہ میں جنت میں نہیں جاتا۔ تو ایک حد تک اس کا یہ حق ہوگا کہ وہ انہیں تحفہ کہہ سکے۔ گو غالب والی بات پھر بھی آجائے گی کہ ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا!

وہ جان جو ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کی وہ کیا تھی۔ خدا تعالیٰ کی ہی دی ہوئی تھی۔ پھر اس کی دی ہوئی چیز کو واپس کر کے ہم نے کون سا احسان کیا ہے۔"

(خطبات محمود جلد ۱ صفحہ ۳۱۵)

نیز فرماتے ہیں :۔

"باتوں کا زمانہ گذر گیا۔ اور اب باتوں کا زمانہ نہیں۔ بلکہ عمل کرنے کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اب دیکھنا چاہتا ہے کہ ان بڑے بڑے دعووں کے بعد تم کتنے قطرے خونِ دل کے اس کے حضور پیش کرتے ہو۔ دنیا کے بادشاہ موتیوں اور ہیروں کی نذریں قبول کرتے ہیں۔ مگر زمین و آسمان کا مالک اور سب بادشاہوں کا بادشاہ یہ دیکھتا ہے کہ کتنے قطرے خونِ دل کے کوئی شخص ہمارے حضور پیش کرتا ہے۔ ہمارے خدا کے دربار میں ہیروں اور موتیوں کی بجائے خونِ دل کے قطرے قبول کئے جاتے ہیں۔ دنیا کی قومیں تو اسی زندگی کو ہی اپنا مقصود قرار دیتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے بندوں کا اس بات پر یقین ہوتا ہے۔ کہ ان کی حقیقی اور نہ مٹنے والی زندگی اگلے جہان سے شروع ہوگی۔ اس لئے وہ موت سے نہیں ڈرتے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۵۵)

ششم :۔ خدا تعالیٰ سے ذاتی اور عاشقانہ تعلق پیدا کیا جائے تا اس کی قدرتوں پر ایک زندہ یقین حاصل ہو اور حالت عسر و یسر میں انسان خدا کے دامن سے علیحدگی کا تصور بھی نہ کر سکے۔

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اہل اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے نہایت دلِ آفریں انداز میں فرماتے ہیں۔

"ایک عجیب پیوند ہوتے کرم سے ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذتِ وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز محبت الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور تر و بلند تر ہیں خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر ایک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے اور وہ ان کا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ، حاشیہ صفحہ ۲۳-۲۴ بار سوم)

ہفتم :۔ محبت الٰہی کا نتیجہ اور اس کی علامت ذکر الٰہی ہے۔ حضرت فضل عمر اسی لئے نصیحت فرماتے ہیں :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

کے دوبارہ اجراء

کے موقع پر تمام

احباب جماعت احمدیہ کو

دلی مبارکباد

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے روزنامہ الفضل کو تاقیامت

جاری رکھے : آمین

طالبِ دُعا : حمید احمد لائلپوری آف لندن

نزیل ربوہ

آج سے الفضل آسمانِ صحافت پر دوبارہ

طلوع ہو رہا ہے

الفضل کے قارئین کو الفضل کا دورِ جدید

مبارک ہو

میاں مبارک علی (پاک ٹمبر)

کوہ نور سٹیل ٹریڈرز

۲۱ - میکو مارکیٹ لنڈا بازار - لاہور

فون : ۹۱ - ۲۵۰۴۹۰

ہم الفضل کے دوبارہ اجراء کے مبارک موقع پر ادارہ الفضل کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

نیک تمناؤں دلی آرزوؤں اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ

جنجوعہ ایسوسی ایٹس

۱۰۴ ★ الفلاح بلڈنگ لاہور

فون 301807 ★ 301806

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

ہشتم :۔ خدمت دین ہماری زندگی، ہماری روح اور ہماری جان ہے جسے ایک لمحہ کے لئے آنکھوں سے اوجھل کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ حدیث نبوی

"حب الوطن من الایمان

(موضوعات کبیر از علامہ امام علی القاریؒ) کے مطابق وطن کی محبت و خدمت بھی خدمتِ دین ہی کا ایک لازمی حصّہ ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت فضلِ عمر، عمر بھر پاکستانیوں خصوصاً احمدیوں کو خدمتِ پاکستان کی پرزور تحریکات فرماتے رہے۔ جس پر احمدیوں نے عمل کرکے دنیا بھر میں ایک شاندار دور کا آغاز کیا ہے

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کے ہیں ویرانے

اس ضمن میں حضور کے ایک یادگار لیکچر کا ایک ضروری اقتباس ہدیۂ قارئین ہے۔ فرمایا "تم ایک نئے ملک کے شہری ہو دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے۔ ایک غریب ملک ہے۔ دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن اور سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو۔ سو تمہیں اپنے اخلاق اور کردار بدلنے ہوں گے تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی۔ تمہیں اپنے ملک کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے۔ لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے۔ اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں۔ انہیں ایک بنی ہوئی چیز ملتی ہے۔ انہیں آباء و اجداد کی سنتیں یا روایتیں وراثت میں ملتی ہیں۔ مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے۔ تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں۔ ایسی روایتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روایتوں کی رہنمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں۔ پس دوسرے قدیمی ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم ان کے مقابلے پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو۔ وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں۔ تم نے اپنے کاموں میں آئندہ نسلوں کو مدِنظر رکھنا ہوگا۔ جو بنیاد تم قائم کرو گے آئندہ آنے والی نسلیں ایک حد تک اس بنیاد پر عمارت قائم کرنے پر مجبور ہوں۔ اگر تمہاری بنیاد ٹیڑھی ہوگی تو اس پر قائم کی گئی عمارت بھی ٹیڑھی ہوگی۔ اسلام کا مشہور فلسفی شاعر کہتا ہے کہ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

یعنی اگر معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھتا ہے تو اس پر کھڑی کی جانے والی عمارت اگر ثریا تک بھی جاتی ہے تو ٹیڑھی ہو جائے گی۔ پس بوجہ اس کے کہ تم پاکستان کی خشتِ اول ہو تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہوگی تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلتی جائے گی۔ بے شک یہ کام مشکل ہے لیکن اتنا ہی شاندار بھی ہے۔ اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کرکے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دو گے تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائیگا جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔" پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور عُلوِّ حوصلہ سے قدم مارو۔ قدم مارتے چلے جاؤ۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اول بھی ہوتی ہے اور منزلِ دوم بھی ہوتی ہے۔ منزلِ سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے سفر کو ختم نہیں کرنا چاہتے۔ وہ اپنے رختِ سفر کو کندھے سے اتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں۔ اُن کی منزل کا پہلا دَور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اس سے حاصل کرتے ہیں جو ایک ہی ہستی ہے جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے۔ پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! ملک کی امید کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں۔""

(الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۵۰ء صفحہ ۳، ۴)

نہم :۔ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ احمدیوں کا مطمح نظر نہایت بلند اور نہایت وسیع ہے۔ جو ہمیں ہر دم ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ حضرت سیدنا محمود کا فرمانِ مبارک ہے :۔

"صحیح معنوں میں احمدی وہی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کے دنیا میں غالب آجانے کے معنے یہ ہیں کہ یورپ، امریکہ، جاپان، چین۔ غرضیکہ دنیا کے ہر ملک کے بڑے بڑے مؤرخ۔ فلاسفر، سائنس دان لائے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے شاگرد ہیں ان کو پڑھاؤ اور پھر اس کے لئے تیاری کرتے ہیں۔"

(الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۴۳ء صہ ۳)

دہم :۔ الفضل کی علمی اور دینی اہمیت اور تاریخ سلسلہ میں اسکی بنیادی حیثیت مسلّم ہے۔ لہٰذا اس کے مضامین سے پورا پورا فائدہ اٹھانا اور اسکے مطابق اپنی زندگی کو تعمیر کرنا ہمارا فرض اولین ہے۔

یازدہم :۔ الفضل کی آواز کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک پہنچ جانے کی دُعا حضرت فضلِ عمر نے الفضل جاری کرتے ہوئے کی تھی۔ ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ احمدیت کی دوسری صدی کے ابتدا میں ہی اس کی قبولیت کے سامان پیدا ہو جائیں۔

دوازدہم :۔ الفضل کے ذریعہ قیامت تک اپنی نسلوں کی تربیت و اصلاح کرنا بھی ہمارے اہم اور بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ اور کسے معلوم نہیں کہ زندہ قوموں کے لئے نوجوان ریڑھ کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ وہی عزت و رفعت کے قصر کی بنیادی اینٹ بلکہ معمار ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت فضل عمر کے یہ الفاظ ہمیشہ آبِ زر سے لکھے جائیں گے اور ابد تک آسمان کے ستاروں کی طرح جگمگاتے رہیں گے کہ :۔

"ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے کس قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اس کے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت غارت جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے گو ہمارا سلسلہ روحانی ہے، مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے اس لئے وہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا پس اس کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔"

"یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد میں آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر رکھو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں اور اسی طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جاوے تاکہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا ہے ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس کام کے پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آدم اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔"

اللّٰھم آمین

خاکسار

مرزا محمود احمد"

(الواح الہدیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارئین کو الفضل کا نیا دور مبارک ہو

AL-FURQAN MOTORS LIMITED

AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD

for Ganuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا

گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۲۴۶۰۶، ۷۲۴۶۰۷، ۷۲۴۶۰۹

الفضل کے اجراء پر احباب جماعت کی خدمت میں دلی مبارکباد

•۔ الیکٹرک اور ہارڈ ویئر کا معیاری سامان کے علاوہ

•۔ ہمارے ہاں رنگ و روغن واجبی ریٹ پر دستیاب ہے۔ تشریف لا کر ہمیں خدمت کا موقع دیں

بھٹی برادرز

اقصیٰ چوک ربوہ

الفضل کا نیا دور مبارک ہو

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

کامیاب علاج ٭ ہمدردانہ مشورہ

•۔ تبخیر معدہ •۔ پرانی خارش وچنبل

•۔ خونی و بادی بواسیر •۔ مرض اٹھراء

دائمی نزلہ وزکام، ذیابیطس، کالی کھانسی دمہ اور

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں مکمل فہرست ادویہ و جنتری مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ

فون: ۶۳۴

NASIR ناصر

ہم الفضل کے دوبارہ شائع ہونے پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

•۔ نرینہ اولاد کی کمی

•۔ اٹھراء

•۔ سوکڑا

کا علاج قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت حکیم مولانا نورالدین کی بیاض کے عین مطابق ادویات تیار کرتے ہیں نیز دیگر ادویات بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں

بذریعہ خط و کتابت بھی علاج کیا جاتا ہے

المعاون صحت دواخانہ (رجسٹرڈ)

جلالپور روڈ (نزد احمدیہ بیت الذکر)

حافظ آباد

الفضل کا نیا دور مبارک ہو

•۔ ہمارے ہاں گاڑیوں کے ٹائر و ٹیوب وِلکنائزنگ کئے جاتے ہیں •۔ نیز گاڑیوں کے سلنسر ویلڈ کئے جاتے ہیں اور سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کو مضبوط ٹانکا لگایا جاتا ہے۔ کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

منصور سائیکل (اینڈ) ویلڈنگ ورکس اقصیٰ چوک ربوہ

پروپرائیٹر: (منصور احمد بوٹا)

اللہ تعالیٰ علم وفیض کے چشمہ کا
دوبارہ جاری ہونا تمام جماعت کیلئے
مبارک کرے

منجانب:

عبدالشکور

عبدالرشید

میسرز داد گروسریز

ہملٹن۔ کینیڈا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج دُنیا کی سب سے طاقتور چیز احمدی کی دعا ہے

دُنیا بھر کے احمدی دردِ دل سے پاکستان کے لئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ ۲۶ اگست ۱۹۸۸ء سے ایک اقتباس

خطبہ جمعہ ۲۶ اگست ۱۹۸۸ء بمقام بیت الفضل لندن میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے احباب جماعت کو پاکستان کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا:۔

"کئی قسم کے ایسے مہلک اور بھیانک خطرات ہیں جو چاروں طرف سے پاکستان کے اوپر نظریں جمائے ہوئے ہیں..... اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو عقل اور سمجھ دے۔ اور تمام دنیا کے احمدیوں کو دردِ دل سے دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ احمدیوں کی دعاؤں میں بہت عظیم الشان طاقت ہے۔ بہت ہی بڑی طاقت ہے۔ کیونکہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر سب کچھ بیچ ڈالا ہے۔ اس کا نام بیعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے۔ گو ہم گناہ گار بھی ہیں اس کے باوجود ہماری دعائیں سن لیتا ہے ہم تعجب سے دیکھتے ہیں کہ یہ کیا بات ہے۔ ہم تو اس لائق نہیں ہیں ہم میں تو کوئی تقدس نہیں ہے۔ پھر بھی وہ سنتا ہے اس لئے کہ وہ بہت ہی وفا کرنے والا ہے یہ دنیا کی طاقتیں تو ہرگز وفا کرنے والی نہیں ہیں .... روس ہو یا امریکہ کسی میں کوئی وفا نہیں۔ ہاں! ہمارے خدا میں وفا ہے اور وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں۔ یقین کے ساتھ آپ کو بتا رہا ہوں کہ آج دنیا کی سب سے طاقتور چیز احمدی کی دعا ہے۔ اس لئے آپ دعاؤں پر توکل کریں۔ خدا نے آپ کو ان دعاؤں کے نشان دکھائے ہیں

اب آپ کو کسی قسم کے شک کو دل میں جگہ دینے کا کیا حق ہے؟ دعائیں کریں اور پورے یقین اور کامل توکّل کے ساتھ دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائے گا۔ اور پاکستان میں اگر حالات بہتر ہوئے اور امن کے حالات قائم ہو گئے اور انسانی عزت اور وقار کو دوبارہ وہ جگہ عطا ہو گئی جو کسی زمانے میں عطا ہو چکی تھی تو آپ دیکھیں گے کہ خدا کے فضل سے تمام دنیا میں احمدیت کی نشوونما کا بھی ایک نیا دور آ جائے گا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

برائے مجالس موصیان

مجالس موصیان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ احباب کو وصیت کرنے کی تحریک کریں نیز اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ موصیان کو وقتاً فوقتاً قواعد سے آگاہ کرتے رہیں اور اُن سے رابطہ رکھیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ گزشتہ دو سال سے گلے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں بیماری کے اثر سے صحت گرتی چلی جارہی ہے اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم شافی مطلق خدا اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

(سید مبشر حسین۔ خوشنویس ربوہ)

۲۔ محترم شیخ فضل الرحمن صاحب کا لندن میں دل کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو صحت والی زندگی سے نوازے آمین۔ میجر داؤد احمد کھاریاں کینٹ

موصیان کرام متوجہ ہوں

موصیان کرام اس بات کا خیال رکھیں کہ دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نیز چندہ جمع کراتے وقت وصیت نمبر کا ضرور حوالہ دیں۔ یہ امر بھی یاد رہے کہ ایڈریس کی تبدیلی سے فوراً دفتر کو آگاہ کیا کریں تا دفتر کا آپ سے رابطہ قائم رہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

محترم سیّد بشیر احمد شاہ صاحب وفات پا گئے

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب (سابق مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق) بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۸۸ء ۱۱ بجے صبح دل کا شدید دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۴ سال تھی۔ اسی روز بعد نماز عشاء گولبازار میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب (رفیق حضرت اقدس) نے انکی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشیا نے دعا کروائی۔ محترم سید بشیر شاہ صاحب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب ۱۹۱۴ء میں کلر سیداں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد مکرم سید لعل شاہ صاحب تھے اور آپکی والدہ مکرمہ سیدہ خیر النساء صاحبہ تھیں جو کہ حضرت سیدہ اُم طاہر کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی والدہ محترم شاہ صاحب کے والد صاحب کی وفات کے بعد ان کو لے کر قادیان آ گئیں۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کرنے کے بعد سکول میں ملازمت اختیار کی۔ بعد ازاں نظارت مال سے وابستہ رہے ۱۹۵۰ء میں سیدنا حضرت فضل عمر نے جب دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ میں قائم فرمایا تو حضور نے آپ کو دواخانہ کا انچارج مقرر فرمایا۔ اسی دوران انہوں نے حکمت کا کورس بھی کیا اور نہایت محنت جاں فشانی اور ایمانداری سے دواخانہ کو چلاتے رہے اور آخر وقت تک بحیثیت مینیجر دواخانہ کام کرتے رہے۔ مریضوں سے انتہائی شفقت سے پیش آتے تھے۔ غریب غرباء کا بہت خیال رکھتے تھے اور حتی المقدور ان کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ اوائلِ عمری میں والی بال کے بہترین کھلاڑی تھے۔

دسمبر ۱۹۸۷ء میں اپنے بیٹوں کے پاس کینیڈا گئے جہاں انجائنا اور معدہ کی تکلیف کا علاج کرواتے رہے۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو اپنی دو نواسیوں کی شادی پر تشریف لائے تھے۔ ۵ نومبر کو شادی میں شمولیت کی اور ۱۲ نومبر کو دل کا شدید دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

محترم شاہ صاحب کی اولاد میں ۲ بیٹیاں مکرمہ سیدہ شاہ رخ نسرین اہلیہ مکرم سید محمود عبداللہ شبوطی مقیم عدن، مکرمہ سیدہ ماہ رخ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم سید نسیم احمد شاہ صاحب مرحوم اور پانچ بیٹے مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب۔ مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب مکرم سید شبیر احمد شاہ صاحب، مکرم سید ظہیر احمد شاہ صاحب اور مکرم سید تبشیر شاہ صاحب شامل ہیں۔ آپ کے تمام بیٹے کینیڈا میں مقیم ہیں۔ تین بیٹے شادی شدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم شاہ صاحب کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا چلا جائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

لاہور میں

لاہور میں روزنامہ **الفضل** کے نمائندہ کے طور پر مکرم عبدالمالک صاحب مقرر ہیں۔ احباب کرام اور مشتہرین حضرات **الفضل** کے جملہ امور کے سلسلہ میں مکرم عبدالمالک صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کے قارئین کو

نیا دور مبارک

دوا تدبیر ہے

اور دعا اللہ تعالیٰ کے

فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ فون : ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ

مع جنتری مفید طبی

معلومات پر مشتمل

مفت طلب کریں

الفضل کے اجراء پر مبارکباد

منجانب: مبارک احمد خان آف نوشہرہ

خان کریانہ اینڈ جنرل سٹور

دارالنصر غربی ربوہ فون ۹۲۵

روزنامہ الفضل کا نیا دور مبارک ہو

• معمولی استعمال شدہ ٹیلیویژن اصل سے بہت کم قیمت پر دستیاب ہیں

• ٹی وی کی خرید و فروخت مرمت و تبادلہ کا مرکز

ڈم ڈم ٹی وی ہاؤس / ٹی وی پوائنٹ

سرگودھا — بالمقابل کوتوالی فیصل آباد فون ۳۰۸۰۶

قارئین کرام کو الفضل کا نیا دور مبارک ہو

منجانب:

گلشن بیکرز

نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ

قارئین الفضل کو نیا دور مبارک ہو

کھیلوں کے سامان کا مرکز

• فٹ بال • والی بال • کرکٹ بال

• ہاکی بال • بیڈمنٹن ریکٹ

• ٹیبل ٹینس ریکٹ

نیز دو سال کی گارنٹی پر بیٹ بھی دستیاب ہیں

شاہد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)

الفضل کے دوبارہ اجراء پر مبارکباد

• اپنے قیمتی کاغذات کو پلاسٹک کور میں محفوظ کروائیں • کاپی کور • کتاب کور

• بس کارڈ کور • فائل کور آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

نیز خوبصورت اور پائیدار جلدیں بنوائیں

ادریس برادرز

کالج روڈ نزد ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر الفضل)

الفضل کا نیا دور مبارک ہو

خوش آمدید

★ فوٹو بنوانے

- آؤٹ ڈور فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ

★ اور انلارجمنٹ کیلئے تشریف لائیں

میموریل فوٹو سروس

گولبازار ربوہ فون ۵۲۱

الفضل کے اجراء پر قارئین کرام کی خدمت میں مبارکباد

بدلتے موسم اور فیشن کے مطابق

زنانہ اور بچگانہ ریڈی میڈ ملبوسات

ریڈی میڈ ملبوسات

تحفہ جات کی من پسند پیکنگ مفت

آپ کا اپنا:

گفٹ سنٹر

باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ

الفضل کے قارئین کو نیا دور

مبارک ہو

فوٹو سٹیٹ اور رنگین فلموں کی ڈویلپنگ اور پرنٹنگ

رینبو کلر سنٹر

۱ - دیال سنگھ مینشن

شاہراہ قائداعظم - لاہور

پروپرائیٹر: ناصر محمود خان

طالب دعا:

• کمپنی لاء

• مینجمنٹ • فنانس

اینڈ انکم ٹیکس ایڈوائزر

ایم نواز چوہدری اینڈ کمپنی

تیسری منزل گارڈی ٹرسٹ بلڈنگ

نپیئر روڈ لاہور

الفضل ایک

روحانی نہر ہے

اس کا دوبارہ

اجراء

اللہ تعالےٰ

ہم سب کے لیے

باعث خیر و برکت

کرے : آمین

فون: دفتر : ۶۵۲۲۰

گھر ۴۱۴۴۱۸

....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اک رُوحانی نہر کا دوبارہ اجراء

اے میرے مولیٰ ...... اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا۔ (حضرت فضل عمر کی الفضل کے لئے دُعا)

الفضل اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے لئے ایک روحانی نہر اور علم و فیض کے چشمۂ رواں کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے ملک میں جاری دوسرے عام اخباروں کی طرح یہ محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور احبابِ جماعت اپنی علمی تسکین کر رہے ہیں۔

اخبار الفضل گزشتہ ۷۱ سال سے جاری تھا اور ہزاروں نہیں لاکھوں علم کی پیاسی روحوں کی تسکین کر رہا تھا کہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء کو الفضل پر پابندی لگا دی گئی اور یوں احبابِ جماعت کو اس روحانی نہر سے ظاہری طور پر محروم کر دیا گیا الفضل کے قارئین اور چشمۂ رواں سے فیض حاصل کرنے والوں نے حضرت احدیت میں اپنا مقدمہ پیش کیا اور اُس سمیع و مجیب خدا نے حقیر و عاجزانہ دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دے کر ایک دفعہ پھر الفضل کو جاری کرنے کے سامان پیدا فرما دیئے ہیں۔ صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا!

آج سے الفضل اپنے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ الفضل کے اس نئے دور میں بھی تمام جماعت کی دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔ خدا کرے کہ یہ پودا پہلے سے کہیں بڑھ کر پھولے پھلے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس کے روحانی اور علمی ثمرات سے مستفیض ہوں۔ آمین۔

الفضل کے مختلف ادوار

آج سے ۷۵ سال قبل ۱۸ جون ۱۹۱۳ء کو جماعت احمدیہ کے تاریخی اخبار الفضل کا اجراء قادیان سے ہوا اس اخبار کے پہلے مالک اور ایڈیٹر جماعت احمدیہ کے دوسرے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے۔ اخبار کا نام سیدنا حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب نے تجویز فرمایا تھا۔

ابتدائی سرمایہ

الفضل کے لئے ابتدائی سرمایہ حضرت فضل عمر نے ذاتی طور پر فراہم کیا تھا بعد میں۔

۱۔ حضرت اماں جان نے ایک قطعہ زمین جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ تھی پیش فرمائی۔ ۲۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے نقد رقم کے علاوہ ایک قطعہ زمین بھی دیا جو تیرہ صد روپے میں فروخت ہوا۔

۳۔ اور حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ ام ناصر نے اپنے زیور پیش فرمائے جنہیں حضرت فضل عمر نے لاہور جا کر فروخت کیا اور پونے پانچ صد روپے رقم حاصل ہوئی۔

الفضل کا ابتدائی اسٹاف

الفضل کے اجراء میں سیدنا حضرت فضل عمر کے معاون خصوصی اور سٹاف کے سرگرم رکن حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب مرحوم تھے ان کے علاوہ ادارہ میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حضرت ماسٹر عبد الرحیم نیر صاحب تھے اوّلین کاتب مکرم محمد حسین صاحب اور اوّلین مینیجر مکرم مرزا عبد العزیز بیگ صاحب تھے۔ ایڈیٹر اور طابع و ناشر سیدنا حضرت فضل عمر ہی تھے۔ الفضل کا ابتدائی دفتر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے مکان کی نچلی منزل میں قائم ہوا تھا۔

الفضل کا پہلا پرچہ

الفضل کا پہلا شمارہ ۱۲½″ × ۹½″ کے سائز پر سولہ صفحات کی ضخامت پر مشتمل تھا ٹائٹل کے صفحات کا رنگ سرخی مائل گیروا تھا جبکہ اندرونی صفحات عام سفید رنگ کے تھے۔ اس وقت الفضل ہفت روزہ تھا۔ اور ہر بدھ کو شائع ہوتا تھا۔ اس کا سالانہ چندہ ۴ روپے مقرر کیا گیا تھا یہ اخبار ضیاء الاسلام پریس قادیان میں طبع ہوا۔

الفضل کا پہلا اداریہ

الفضل کے پہلے پرچہ کا پہلا اداریہ اخبار کے بانی ایڈیٹر سیدنا حضرت فضل عمر نے ہی رقم فرمایا تھا جو حسب ذیل ہے۔

"خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں "الفضل" جاری کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جس طرح حضرت نوحؑ پر لوگ ان کے کشتی بنانے پر ہنستے تھے اور اسے غیر ضروری قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ خشک میدانوں اور ریت کے ٹیلوں پر کشتی کیونکر چلے گی اسی طرح بہت سے لوگوں کو الفضل کی ضرورت میں شبہ ہے اور ایسی قوم جن کا خون بڑھتی ہوئی ضروریات پہلے ہی چوس چکی ہیں اس کا چلنا مضحکہ انگیز معلوم ہوتا ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جس طرح حضرت نوحؑ کی کشتی کے چلنے کے وقت اٹھتی ہوئی موجیں اور بڑھتی ہوئی لہریں اور جہازوں کو تباہ کرنے والی آندھیاں اور رستہ بھلا دینے والی ظلمتیں ایک خطرناک نظارہ دکھا رہی تھیں اور ظاہری نظر سے دیکھنے والا انسان سمجھتا تھا کہ یہ کشتی اب گئی! اب گئی! وہی حال اس اخبار کا ہے اس لئے میں بھی اپنے ایک مقتداء اور رہنما اپنے مولیٰ کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپائیدار میں الفضل کی کشتی چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں۔

...... اے میرے مولیٰ اس مشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا۔"

الفضل کی ضرورت کیوں پیش آئی

الفضل کے آغاز کے وقت جماعت میں اور اخبارات بھی جاری تھے ان کی موجودگی میں الفضل کی ضرورت کے بارے میں سیدنا حضرت فضل عمر نے "اخبار الفضل کا پراسپکٹس" کے نام سے ایک پراسپکٹس چھپوایا جس میں ایک نئے اخبار کی اشاعت کی آٹھ وجوہات رقم فرمائیں۔ جو الفضل کی غرض و غایت اور اس کے دائرہ کار کی وضاحت کرتی ہیں حضور نے تحریر فرمایا:۔

پہلی ضرورت

"بڑھنے والی ضروریات میں سے ایک نئے اخبار کی ضرورت ہے بے شک ایک وہ زمانہ تھا جبکہ جماعت قلیل تھی پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقہ میں سے تھے لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے ہزاروں مخلص تعلیم یافتہ پیدا ہو گئے جن کے لئے علوم کو وسعت دینے کے لئے اخبار کی اشد ضرورت ہے۔"

دوسری ضرورت

"بعض احمدی ہیں جو احمدی تو ہو گئے ہیں لیکن ان کو ابھی معلوم نہیں کہ احمدی ہو کر ہم پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقاماتِ اسراف سے بچنا چاہیئے۔"

تیسری ضرورت

"احمدی جماعت کو تاریخ اسلام سے واقفیت دلانا ضروری ہے خصوصاً رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہُ ابی و امی) اور صحابہؓ کی تاریخ سے۔"

چوتھی ضرورت

"دنیا کی اکثر قوموں میں اس وقت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد کا دریا جوش مار رہا ہے ...... اور چونکہ ہمارا کوئی ایسا اخبار نہیں جو کہ سیاست کے اہم مسائل پر اس نقطۂ خیال سے روشنی ڈالے کہ جو حضرت صاحب نے قائم کیا ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ ہم میں سے بعض احباب اس رو میں نہ بہہ جائیں اس لئے ضروری ہے کہ اس معاملے میں بڑے زور سے حضرت صاحب کی تحریروں کی روشنی سے روشنی ڈالی جائے اور احمدیوں میں اس سیاست کو رائج کیا جائے جسے حضرت صاحب نے پیش کیا۔"

پانچویں ضرورت

"احمدی احباب میں تعلیم کا پھیلانا ہے۔"

چھٹی ضرورت

"آپس میں تعارف اور میل ملاپ کو ترقی دینا اور مصالحت۔"

ساتویں ضرورت

"احمدی جماعت کو دنیا کی ترقی سے آگاہ کرنا۔"

آٹھویں اور آخری ضرورت حضور نے دعوت الی اللہ کی کوششوں سے متعلق پیش فرمائی تھی۔

الفضل کے ایڈیٹرز

سیدنا حضرت فضل عمر اس کے سب سے پہلے ایڈیٹر تھے اور ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء تک یہ فخر الفضل کو حاصل رہا۔ اس کے بعد ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء سے ۲۷ اگست ۱۹۱۴ء تک کے پرچوں پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا نام بطور ایڈیٹر چھپتا رہا بعد میں ایڈیٹر کا نام ترک کر دیا گیا اور عمومی طور پر ادارت کی ذمہ داری مکرم قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب پر رہی جون ۱۹۱۵ء میں ایڈیٹر کے فرائض محترم ناصر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے سنبھالے اور ان کے فارغ ہونے پر ۱۱ جون ۱۹۱۶ء کو محترم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرے کرم سے آیا یہ یوم شادمانی

روزنامہ الفضل کے اجراء کے مبارک موقع پر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں

دلی مبارکباد

آپکی دعاؤں کے محتاج

پاور انجینئرنگ پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لبرٹی چوک مین گلبرگ لاہور

فون: ۲۲۳۲۰۸

ٹیلیکس: PEP ۴۴۰۳۷

ایک نئے عزم کے ساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ

عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنے والا ہے

نیز زرعی و سکنی ربوہ - و ماحول ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا

بااعتماد ادارہ فون دفتر 535 گھر 436

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ۔ بعد میں دوبارہ یہ ذمہ داری مکرم قاضی اکمل صاحب پر ڈالی گئی اور پھر ۴؍جولائی ۱۹۱۶ء کو مکرم خواجہ غلام نبی صاحب اسکے مستقل ایڈیٹر مقرر ہوئے جو تیس سال تک یہ اہم کام سرانجام دیتے رہے ۔

۱۴؍نومبر ۱۹۴۶ء سے الفضل کی ادارت کا کام محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر نے سنبھالا جو ۳۰؍اپریل ۱۹۷۱ء تک اس خدمت پر مامور رہے اور ان کے بعد یکم مئی ۱۹۷۱ء کو مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے اس کی ادارت سنبھالی اور اب نئے دور میں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں ۔

ہفت روزہ سے روزانہ تک

یہ اخبار شروع میں ہفت روزہ تھا اور ہر بدھ کو شائع ہوتا تھا۔ دسمبر ۱۹۱۳ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر اس کا روزانہ لوکل ایڈیشن شائع ہوا۔ ۱۵؍نومبر ۱۹۱۵ء سے یہ ہفتہ میں دو بار کر دیا گیا۔ ۸؍دسمبر ۱۹۱۵ء سے ۲۸؍دسمبر ۱۹۱۸ء تک عارضی طور پر یہ ہفتہ میں تین بار کر دیا گیا پھر ۳۱؍جولائی ۱۹۲۴ء سے مستقل طور پر ہفتہ میں تین بار کیا گیا۔ ۱۹۲۷ء میں کچھ عرصہ کے لئے روزانہ کیا گیا۔ ۱۵؍اپریل ۱۹۳۰ء سے یہ ہفتہ میں چار بار شائع ہونے لگا پھر بعد میں ہفتہ میں تین بار چھپتا رہا۔ ۸؍مارچ ۱۹۳۵ء سے الفضل مستقل طور پر روزانہ کر دیا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد

الفضل قادیان سے شائع ہوتا تھا۔ ہجرت کے بعد اس کا دفتر ۳ میکلیگن روڈ لاہور میں منتقل ہو گیا اور وہیں سے شائع ہونے لگا ۔

۲۷؍فروری ۱۹۵۳ء کو صوبہ پنجاب کی حکومت نے روزنامہ الفضل کو جبری طور پر بند کر دیا۔ اس بندش کے دوران ۳۰؍مارچ ۱۹۵۳ء کو کراچی سے روزنامہ المصلح جاری کیا گیا جو الفضل ہی کا دوسرا ایڈیشن تھا اس کی اشاعت کے انتظامات ادارہ الفضل ہی کرتا تھا۔ الفضل پر سے جبری تعطل کا عرصہ ختم ہونے کے بعد ۱۵؍مارچ ۱۹۵۴ء کو لاہور سے الفضل کا دوبارہ اجراء ہوا اور اس کے قائمقام ایڈیٹر مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب (سابق ایڈیٹر فاروق لاہور) مقرر ہوئے ۲۶؍مارچ ۱۹۵۴ء سے دوبارہ مکرم شیخ روشن دین تنویر صاحب کی ادارت میں چھپنا شروع ہوا۔ اس وقت الفضل دستکاری پریس سے چھپنا شروع ہوا بعدازاں الصاف پریس اور پاکستان ٹائمز پریس میں طبع ہوتا رہا۔ دسمبر ۱۹۵۴ء کے ایام میں الفضل لاہور سے ربوہ منتقل ہو گیا اور ۳۱؍دسمبر ۱۹۵۴ء سے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپنے لگا۔

۱۲؍دسمبر ۱۹۸۴ء کو ضیاء الاسلام پریس کو حکومت نے سیل کر دیا اور بعدازاں اخبار پر بھی پابندی عائد کر دی۔ الفضل پر پابندی کا یہ سب سے طویل دور تھا جو تین سال ۱۱ ماہ اور ۹ دن پر محیط تھا ۔

الفضل کی اہمیت و افادیت

الفضل کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک میں جانے والا یہی ایک روزنامہ ہے ۔ جس کا ایک ایک حرف پوری توجہ سے پڑھا جاتا ہے احباب اسے جلد بندی کروا کر محفوظ کر لیتے ہیں تعلیم یافتہ طبقہ میں بے حد مقبول ہے ۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ملفوظات وارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور خطابات اور مجالس علم وعرفان کی رپورٹیں بھی پورے التزام کے ساتھ شائع کرتا ہے ۔ اور خاندان حضرت اقدس کے حالات شائع کر کے قارئین تک پہنچاتا ہے ۔ سلسلہ کی تحریکات اور مرکز سلسلہ کے حالات اور خبریں اس کا لازمی حصہ ہیں۔ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کی خبریں اس میں شائع ہو کر احمدیوں میں تازگی ایمان کا موجب بنتی ہیں ۔

الفضل کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر ذیل میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی و مظہر ثالث کے چند ارشادات نقل کئے جا رہے ہیں ۔

سیدنا حضرت فضل عمر نے فرمایا۔

" ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو ارسطو اور افلاطون کا بھائی سمجھتے ہیں انہیں توفیق بھی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری کی استطاعت بھی رکھتے ہیں مگر جب کہا جاتا ہے کہ آپ الفضل کیوں نہیں خریدتے تو کہہ دیتے ہیں اس میں کوئی ایسے مضامین نہیں ہوتے جو پڑھنے کے قابل ہوں۔ ان کے دوسرے اخبارات میں ایسے مضامین ہوتے ہیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں۔ مگر خدا تعالیٰ کی باتیں ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کہ وہ انہیں سنیں اور ان کے پڑھنے کے لئے اخبار خریدیں ایسے لوگ یقیناً وہمی ہوتے ہیں اور ان میں قوت موازنہ نہیں پائی جاتی۔ میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ الفضل میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے پڑھا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں۔ آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی ایسی بات نہ نظر آتی ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی کے دل کی کھڑکی بند ہو جائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہو سکتی۔ پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔" (تقریر فرمودہ ۲۷؍دسمبر ۱۹۳۹ء بمقام قادیان الفضل یکم مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

" آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے "۔

(الفضل ۲۸؍مارچ ۱۹۴۶ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے ۲۷؍جنوری ۱۹۶۷ء کو جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

" سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں الفضل پہنچے ۔ اور الفضل سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو۔ ابھی جماعت کے حالات ایسے ہیں شاید ہر گھر میں الفضل نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جماعت کے حالات ایسے نہیں کہ ہر گھر اس سے فائدہ بھی نہ اٹھا سکے۔ اگر ہر جماعت میں الفضل پہنچ جائے اور جو بڑی جماعت ہے اور اس کے آگے کئی حلقے ہیں اس کے ہر حلقے میں الفضل پہنچ جائے اور الفضل کے مضامین وغیرہ دوستوں کو سنائے جائیں تو ساری جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے خصوصاً خلیفہ وقت کے خطبات اور مضامین اور درس اور ڈائریاں وغیرہ ضرور سنائی جائیں ۔

(الفضل ۱۸؍اپریل ۱۹۶۷ء صفحہ ۹)

ان ہر دو ارشادات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ الفضل عام اخباروں کی طرح کا کوئی روزنامہ نہیں بلکہ ایک غیر معمولی اہمیت اور شان رکھنے والا اخبار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر فرد جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس نئے دور میں الفضل کی اشاعت میں کوشاں ہو تا اخبار کی ترقی میں معتدبہ اضافہ ممکن ہو سکے ۔

آخر میں بانی الفضل کی اس دعا کے ساتھ اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے کہ

" اے میرے مولیٰ اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا "۔ آمین

قمر داؤد کھوکھر

تقریب شادی

محترم سید نسیم احمد شاہ صاحب مرحوم اور مکرمہ سیدہ ماہ رُخ پروین صاحبہ کی دو بیٹیوں عزیزہ سیدہ نعمانہ شاہ اور عزیزہ سیدہ عینہ شاہ کی شادی محترم ڈاکٹر بریگیڈیئر سید ضیاء الحسن صاحب کے بیٹوں مکرم سید ریحان الحسن صاحب اور مکرم ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب کے ساتھ بتاریخ ۵؍نومبر ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ ربوہ میں بخیر وخوبی انجام پائی ۔

عزیزہ سیدہ نعمانہ شاہ کا نکاح پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید ریحان الحسن صاحب کے ساتھ اور عزیزہ سیدہ عینہ شاہ کا نکاح پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب کے ساتھ ۴؍نومبر ۱۹۸۸ء کو حضرت مولوی محمد حسین صاحب (رفیق حضرت اقدس بانی سلسلہ) نے پڑھایا۔ اگلے روز دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ تقریب رخصتانہ میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے دعا کرائی۔ ۷؍نومبر کی شب مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر ضیاء الحسن صاحب نے راولپنڈی میں اپنی رہائش گاہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے اور ہر جہت سے بابرکت فرمائے اور اپنے فضلوں سے مثمر بثمرات حسنہ کرے آمین۔

خدمت دین کا شوق رکھنے والے احباب توجہ فرمائیں

حضرت امام جماعت احمدیہ نے وقف جدید کی مبارک تحریک کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا:۔

" یاد رکھو آنے والے آئیں گے اور انہیں رزق بھی خدا دے گا۔ مگر پہلے آنے والوں کے لئے بہت برکت ہو گی جو پہلے آئیں گے اُن کے لئے جنت کے دروازے پہلے کھولے جائیں گے "۔

دفتر وقف جدید کی طرف سے معلمین وقف جدید کے لئے تعلیم وتربیت کی نئی کلاس ۱۵؍جنوری ۱۹۸۹ء سے شروع ہو رہی ہے۔ سلسلہ کا درد رکھنے والے افراد۔ خدمت دین کے اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی درخواستیں مقامی امیر وصدر کی معرفت اپنے کوائف مثلاً عمر وتعلیم وغیرہ کے ساتھ بھجوا دیں تا کہ انہیں انٹرویو کے لئے لکھا جا سکے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولیٰ کریم الفضل کے اس چشمۂ علم و فیض کو ابدالآباد تک جاری رکھے آمین

الفضل کے دوبارہ اجراء کے موقع پر احباب کرام کی خدمت میں

دلی مبارکباد

طالب دعا
پاور الیکٹرانکس پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ

فیکٹری: ۱۱۲/۲ کوٹ لکھپت لاہور۔ فون ۸۴۰۸۹۶

مبارک ہو ★ مبارک ہو

الفضل پھر سے جاری ہو گیا

فضل ریڈیو کارپوریشن

۲۱ ہال روڈ لاہور فون ۵۵۸۶۸ ★ ۶۱۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پورے زور سے دعائیں کریں کہ اگلی صدی سے پہلے تمام اسیران راہِ مولیٰ آزاد ہو جائیں

ان اسیران کی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کیلئے دوبارہ نئے جوش و جذبے سے مستعد ہو جائیں

اللہ ہمیں توفیق دے کہ دعاؤں اور قربانیوں سے خدا کی رحمت کو اس طرح موڑ لیں کہ وہ ہر مظلوم احمدی پر برسنے لگے

۴ نومبر ۱۹۸۸ء کو بیت الفضل لنڈن میں فرمودہ خطبہ جمعہ میں حضرت امام جماعت کی ایک اہم تحریک

لنڈن :- سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ۴ نومبر ۱۹۸۸ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تمام احباب جماعت پر زور دیا کہ پوری عاجزی و زاری سے خدا تعالےٰ کے حضور یہ دعا مانگیں کہ جماعت احمدیہ کی اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے پہلے تمام اسیرانِ راہِ مولیٰ آزاد ہو جائیں۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان کرنے کے بعد آخر پر اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جمعہ میں نے اسیرانِ راہ مولیٰ کی یادوں میں محو ہو کر ان کے لئے دعائیں کرنے کے دن کے طور پر تجویز کیا تھا۔ ویسے تو کوئی دن ان کے لئے دعاؤں سے خالی نہیں گذرنا چاہیئے لیکن جب ایک دن منایا جائے تو پھر ساری دنیا کی جماعتوں کی دعائیں اسدن ایک مقصود پر مرکوز ہو جاتی ہیں اور پھر اللہ کی رحمت بھی اس کے نتیجہ میں ایک غیر معمولی جلوے دکھاتی ہے۔

حضور نے فرمایا ساری دنیا میں ان کی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں اور جن کوششوں پر شروع سے اب تک مختلف وقتوں میں آپ عمل کرتے رہے ہیں۔ انہیں دوبارہ نئے جذبے اور جوش کے ساتھ دوہرائیں اور از سرِنو ان کو اٹھائیں اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان کے متعلق قربانی کی جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں وہ ادا کرنے والے ہوں اور اس پہلو سے خدا کی نظر میں بے حس اور مجرم نہ ٹھہریں۔ کیونکہ جو آسانی میں زندگی بسر کرنے والے لوگ ہیں اگر وہ اپنے مشکل میں بسنے والے ساتھیوں کی فکر نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کے حضور مجرم ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بڑے ہی خلوص، محبت اور خدا سے توفیق مانگتے ہوئے ذمہ داری کو ادا کرنا چاہیئے۔ اور آج کے بعد ان دعاؤں پر خاص زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ اس سے پہلے آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح شامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعہ خدا کی رحمت کو اس طرح موڑ لیں کہ وہ ہر طرف ہر احمدی مظلوم پر برسنے لگے اور ہم اگلی صدی میں جشن کے موڈ (Mood) کے ساتھ داخل ہوں۔ یہ نہ ہو کہ جسم کے کچھ حصے دکھ رہے ہوں اور ہم خوشیاں منا رہے ہوں۔

مکرمہ نصرت جہاں بیگم اہلیہ محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب وفات پاگئیں

ربوہ۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب (ناظر مال آمد) بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء بروز جمعرات فجر کے وقت وفات پاکر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ان کی عمر ۷۷ سال تھی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر البیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بہت نیک تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والی دیندار خاتون تھیں۔ قدرتِ ثانیہ سے گہری وابستگی رکھتی تھیں۔ نہایت صابر و شاکر نماز روزہ کی پابند تھیں۔ قرآن کریم سے ایک خاص محبت اور لگاؤ تھا۔ اور محلہ میں لجنہ کے اجلاسات وغیرہ میں قرآن کریم کا درس بھی دیا کرتی تھیں۔ بڑی پُرجوش داعی الی اللہ تھیں۔ سفر و حضر میں جہاں بھی موقعہ ملتا اس سے فائدہ اٹھاتیں۔ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ اور سیدنا حضرت فضلِ عمر کے منظوم کلام کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا۔ مالی تحریکات میں حتی المقدور حصہ لیتی رہیں۔ ۱۹۳۷ء میں نظام وصیت سے منسلک ہوئیں۔ اور اسی وقت اپنے حصۂ جائداد کی ادائیگی کردی ۱۹۶۹ء میں ۱/۲ کی وصیت کی حصہ آمد کا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں اور اس سال جون ۱۹۸۹ء تک کا چندہ پہلے ہی ادا کر چکی تھیں تحریک جدید کے دفتر اوّل کی مجاہدہ تھیں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی اسکا چندہ ادا کر دیا تھا۔

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کی اہلیہ ہونے کے ناطے مرحومہ نے اپنے خاوند سے نہایت درجہ تعاون کی فضا کو قائم رکھا اور مکرم محبوب عالم صاحب کو گھریلو مسائل۔ اولاد کی تربیت اور ذمہ داریوں سے فارغ رکھا تاکہ ان کے شوہر زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین میں اپنے اوقات صرف کر سکیں۔

آپ کی اولاد میں ۶ بیٹے شامل ہیں جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(۱) مکرم ناصر احمد صاحب خالد (آڈٹ آفیسر حبیب بنک لاہور)

(۲) مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب ٹی آئی کالج ربوہ (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

(۳) مکرم منظفر احمد خالد صاحب لاہور

(۴) مکرم حامد احمد خالد صاحب لاہور

(۵) مکرم محمود احمد خالد صاحب کراچی

(۶) مکرم مسعود احمد خالد صاحب انگلستان

یہ سب بیٹے شادی شدہ اور برسر روزگار ہیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مکرمہ امۃ الحکیم ایمن صاحبہ وفات پاگئیں

ربوہ :- نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرمہ امۃ الحکیم ایمن صاحبہ اہلیہ محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر ۲۳ نومبر ۱۹۸۸ء بروز بدھ رات ۹ بجے بقضائے الہٰی وفات پاگئیں ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز ۲۴ نومبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ حضرت صوفی احمد جان صاحب (رفیق حضرت اقدس جن کے گھر سب سے پہلی بیعت ہوئی) کی پڑپوتی اور محترم پیر مظہر الحق صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ قریباً ایک سال سے بیمار تھیں لاہور اور ربوہ میں زیر علاج رہیں۔ وفات سے قبل ربوہ میں اپنے گھر پر ہی مقیم تھیں۔ مرحومہ بہت نیک صالحہ خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور قرآن کریم کی تلاوت باالتزام کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ کی اولاد میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ بیٹوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم شیخ طاہر احمد منیر صاحب لاہور۔

۲۔ مکرم ناصر احمد منیر لاہور۔ ۳۔ مکرم عمر احمد منیر راولپنڈی (۴) مکرم مظفر احمد صاحب کراچی۔

(۵) مکرم جمیل احمد صاحب لاہور۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

پتہ درکار ہے

(۱) مکرم میاں عبدالسمیع صاحب ابن مکرم میاں عبدالحلیم صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور وصیت نمبر ۲۲۴۲۷ کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں کسی کو معلوم ہو یا پھر وہ خود پڑھیں تو فوری دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

(۲) محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد عدالت خان آف خانیوال وصیت ۲۲۲۲۷ کے بارہ میں اگر کوئی جانتا ہو یا پھر وہ خود پڑھیں تو فوری دفتر سے رابطہ قائم کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں

اخبار الفضل جاری کروانے والے ربوہ کے
احباب رابطہ قائم فرمائیں۔
سلیمان برادرز نیوز ایجنسی ربوہ C/O
احسان جنرل سٹور گولبازار۔ ربوہ

روزنامہ الفضل کا دوبارہ اجراء
مبارک ہو

رحمت سویّاں

تیارکردہ: نعمت کرامت گول صابن والا فیصل آباد
فون: پی پی ۲۳۲۵۸

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت
کو فروغ دیں۔ (مینجر)

جدید نسخہ جات کے سیمپلز اور لٹریچر

ڈاکٹر حضرات (ایم بی بی ایس) ہومیو پیتھک ڈاکٹرز
اور حکیم حضرات کے لئے خط آنے
پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ - فون نمبر ۶۰۶/۷۱

جدید ڈیزائنوں میں ہر قسم کا فرنیچر تیار کیا جاتا ہے

مرزا بابا سلیمان فرنیچر ورکس

پروپرائیٹر: عبدالمجید خان
فون: پی پی ۵۳۱

یہ روز کر مبارک

الفضل کا دوبارہ جاری ہونا خدا تعالیٰ
ہر لحاظ سے مبارک کرے

ECLIPSE
Dry Cleaners

اکلیپس ڈرائی کلینرز

لاہور

الفضل کے دوبارہ اجراء کے موقع پر دلی مبارکباد

• زندگی کے اہم لمحات وڈیو پر محفوظ کروائیں • گھریلو تقریبات • سکول کالج و دیگر اداروں کی تقریبات فلبند کروائیں • پردہ دار گھرانوں کے لیے خصوصی انتظام ہے۔

ٹی وی اینڈ مووی

فیصل آباد فون ۳۰۸۰۶
بالمقابل کوتوالی

اللہ تعالیٰ الفضل کا یہ دَورِ جدید تمام جماعت
کیلئے
بہت بابرکت فرمائے
منجانب

طارق النور شارپ پرنٹنگ ورکس

۲۴۴ - مین مارکیٹ
ریواز گارڈن - لاہور
نمبر ۲۵۱۱۲۳ - ۶۸۸۵۰ - ۶۳۴۸۵

الفضل کے دوبارہ اجراء پر احباب جماعت کی خدمت میں

مبارکباد اور السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جائیداد اور پلاٹوں کی خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

منجانب:

اسٹیٹ کونسل

375351

ڈیفنس روڈ
لاہور چھاؤنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی میں نئی احمدیہ بیت الذکر کا سنگِ بنیاد

قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ کی عمارت ایوانِ خدمت کا افتتاح

بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی میں ۷ ر جولائی ۱۹۸۸ء کو احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں بیوت الذکر کی دینی روح اور فلسفہ پر روشنی ڈالی اس بیت الذکر کی تعمیر پر اندازاً ۴ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی نئی عمارت "ایوانِ خدمت" کی افتتاحی تقریب گزشتہ دنوں منعقد ہوئی جس میں مجلس کے تمام سابقہ صدر صاحبان بھی شریک ہوئے "ایوانِ خدمت" کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ذریعہ عمل میں آیا ۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ ستمبر ۱۹۸۸ء صـ۲۴)

حقیقی چارہ گر

جو تیرا ہو چکا پیارے اُسے پھر غم کوئی کیوں ہو
ترے ہوتے ہوئے وہ مبتلائے خستگی کیوں ہو

تُو بن کر آئے جس کا چارہ گر خود، وقت پڑنے پر
ترے اُس بندۂ حق سے کسی کو دشمنی کیوں ہو

کسی دن کیوں نہیں خود بھی سما جاتے مرے دل میں
نگاہوں ہی نگاہوں میں یہ باہم دلدہی کیوں ہو

ستم دنیا کے ہنس کر سہتا ہوں اور سہتا جاؤں گا
تُو شہ رگ سے بھی اَقرب ہے تو پھر مجھ کو غمی کیوں ہو

تُو خود ہی آئے گا حق کی مدد کو لاجرم اک دن،
کہ تیرے سامنے آشفتہ سامانی مری کیوں ہو

ہوس کا یہ کرشمہ ہے، الٰہی بالیقیں ورنہ
جہاں میں دشمنِ جاں آدمی کا آدمی کیوں ہو

مجھے تو خیر اپنے حال پہ عادت ہے رونے کی
مگر صدیق تیری آنکھ ہر دم شبنمی کیوں ہو

— محمد صدیق امرتسری سابق مربی انگلستان و مغربی افریقہ —

نوٹ :۔ یہ نظم محترم محمد صدیق امرتسری صاحب نے اپنی زندگی ہی میں جبکہ الفضل جاری تھا اشاعت کے لئے بھجوائی تھی ۔ بعد ازاں مولانا موصوف کی زندگی نے وفا نہ کی ۔ اسی طرح مکرم منشی احمد حسین صاحب خوشنویس نے اس نظم کی کتابت کی تھی وہ بھی وفات پا چکے ہیں ۔ ان ہر دو کے لئے مغفرت کی دعا کی درخواست ہے ۔

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی خبریں

• ۔ امیر جماعتہائے احمدیہ پنجاب جناب مرزا عبدالحق صاحب ۹ سے ۲۳ اگست نجی دورہ پر جرمنی تشریف لائے ۔ دوران قیام آپ نے جرمنی کے متعدد شہروں میں جماعتی تقریبات میں شرکت کی اور احباب و خواتین کو قیمتی نصائح سے نوازا ۔ آپ نے مجلس عاملہ امیر جماعت جرمنی اور لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کے اجلاس سے بھی خطاب فرمایا اور بیت نور فرنکفورٹ میں دو خطبات جمعہ بھی دیئے ۔

• ۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن بھی نجی دورہ پر تشریف لائے ۔ آپ نے جرمنی میں چار دن قیام فرمایا اور بیت نور فرنکفورٹ میں جماعت کے خصوصی اجلاس سے خطاب فرمایا ۔

• ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ہمبرگ ریجن کا یک روزہ اجتماع ۲۱ ر اگست کو بیت فضل عمر ہمبرگ میں منعقد ہوا جس میں دینی علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے ۔ اول ۔ دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے ۔

• ۔ لجنہ اماء اللہ فرنکفورٹ کا مقامی اجتماع ۱۳ ۔ اگست کو ناصر باغ میں منعقد ہوا

• ۔ مجلس خدام الاحمدیہ فرنکفورٹ کا مقامی اجتماع ۱۴ ۔ اگست کو ناصر باغ میں منعقد ہوا جس میں مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں مکرم محترم مرزا عبدالحق صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے ۔ اور آپ نے اختتامی خطاب میں خدام و اطفال کو اپنے پروگراموں میں زیادہ دلچسپی لینے اور عبادات کے بجا لانے کی نصیحت فرمائی ۔

• ۔ محترم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت جرمنی نے KOLN - HANOVER - CELE - HUMBURG - BERLIN کی جماعتوں کا دورہ کیا ۔ اور مختلف امور پر عہدہ داران اور احباب جماعت کو نصائح فرمائیں ۔

• ۔ جماعت جرمنی کے تین ریجنوں میں فرنکفورٹ کلون اور میونخ میں موسمی تعطیلات کے دوران احمدی بچوں اور بچیوں کا علیحدہ علیحدہ خصوصی تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں بچوں کو دینی تعلیم اور تربیتی امور سے آگاہ کیا گیا ۔ تدریسی اور دوسرے متعلقہ انتظامات مشنری صاحبان کی نگرانی میں انجام دیئے گئے فرنکفورٹ میں ۷۵ احمدی بچوں اور ۷۰ بچیوں نے کلاس سے استفادہ کیا میونخ ریجن میں دس بچوں اور دو بچیوں نے حصہ لیا ۔

• ۔ ۲۷ اگست بروز ہفتہ مغربی جرمنی کی تمام جماعتوں نے دعوت الی اللہ کا دن اہتمام کے ساتھ منایا ۔ اس روز جماعتوں نے اپنے اپنے شہروں میں سٹال لگائے اور شام کو انفرادی و اجتماعی مجالس کا اہتمام کیا گیا جماعتوں کی طرف سے مفصل رپورٹ کا انتظار ہے

(بحوالہ اخبار احمدیہ مغربی جرمنی ستمبر ۱۹۸۸ء صـ۲)

ولادت

• خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۵ ر اکتوبر ۸۸ ۱۹ء بیٹی عطا فرمائی ہے ۔ حضور نے از راہ شفقت "فائزہ نفس سومن" نام تجویز فرمایا ہے ۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر محمد عبدالقدیر صاحب آف قاضی احمد کی پوتی اور مکرم علی انور ایڈو صاحب مرحوم آف لاڑکانہ کی نواسی ہے ۔ احباب کرام سے بچی کی درازی عمر اس کے نیک صالحہ اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(ڈاکٹر عبدالمومن جدران ۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹی کے بعد بتاریخ ۲۵ ر نومبر ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ جس کا نام حضور نے "احمد کمال" تجویز فرمایا ہے ۔ عزیز نومولود مکرم شیخ سعید احمد صاحب آف تخت ہزارہ کا پوتا اور مکرم محمد اسحاق صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے ۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے نیک صالح بنائے اور والدین کے لئے صحیح معنوں میں قرۃ العین بنائے آمین ۔

(منیر احمد منور ۔ مربی سلسلہ)

بازیافتہ نقدی

کچھ نقدی دار النصر غربی ریلوے کراسنگ کے قریب سے ملی ہے جس کسی کی ہو درج ذیل پتہ سے وصول کر لیں ۔

(بشارت احمد جاوید ؍ دار الیمن وسطی ربوہ)

الفضل کے اجراء کے موقع پر ہم احباب کرام کی خدمت میں محبت بھرے سلام کا تحفہ پیش کرتے ہیں یہ مبارک موقع اللہ تعالیٰ سب احباب کو مبارک کرے ۔

(چوہدری) عبدالرشید

۲۲۰ جے ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ

فون نمبر ۸۱۱۰۱۱ ۔ ۸۱۰۳۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت میں تعاون فرمائیں

الفضل کا نیا دور
مبارک ہو
خان ریڈیو ٹی وی انجینئرز
۴۲ ۔ دی مال روڈ لاہور
فون: ۵۵۲۱۹
پروپرائٹر
حمید احمد خان

الفضل کے اجراء پر دلی مبارکباد
قیمت ۱۲/-
سرمہ طفیل کورس تین شیشی
عرق نور معدہ کیلئے مفید قیمت ۲۰/-
مرض مریض کی نبض دیکھکر بتائی جاتی ہے۔
حکیم محمد طفیل ۶/۶ کوٹھہ کلاتھ ہاؤس ربوہ فون ۲۶۴

قارئین الفضل کو نیا دور مبارک ہو
• موٹر وائنڈنگ • اور ہر قسم کا بجلی کا سامان دستیاب ہے۔
رشید الیکٹرک سٹور ریلوے روڈ ربوہ

الفضل کے اجراء پر احباب جماعت کو دلی مبارکباد
• تقریبات کی فوٹوز • پاسپورٹ شناختی کارڈ کی فوری فوٹوز • فلموں کی ڈیویلپنگ پرنٹنگ
• انلارجمنٹ نیز فوٹوسٹیٹ کیلئے تشریف لائیں
فوٹو ٹائم گولبازار ربوہ فون ۷۳۶ (عطاء المنان)

الفضل کے دوبارہ اجراء پر مبارکباد
• عمارتی شیشہ • آئینہ اور عمدہ فریم
• سینریاں پوسٹر وغیرہ کیلئے تشریف لائیں
احمدیہ گلاس ہاؤس
پروپرائٹر نذیر احمد گولبازار ربوہ

الفضل کا نیا دور مبارک ہو
نیا ٹی وی خریدنا چاہتے ہیں یا پرانا تبدیل کر کے نیا لینا چاہیں تو تشریف لائیں
ٹی وی اینڈ موی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶

صد شکر ہے خدایا! صد شکر ہے خدایا!
الفضل کا دوبارہ جاری ہونا مبارک
منجانب: وحید اے ملک
الیکٹرو ایکوئپمنٹ کمپنی
۲ ۔ کارواں بلڈنگ لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون
دفتر: ۵۱۱۰۴
گھر: ۴۱۱۶۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کے دوبارہ اجراء کے موقع پر دلی مبارکباد

• موسم سرما کے نئے ڈیزائن • جیکٹ • سویٹر جرسی • سوٹ

شاد شاپنگ سنٹر

اقصیٰ روڈ - ربوہ

روزنامہ الفضل کے دوبارہ اجراء کے موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں دلی مبارکباد

• پاسپورٹ و شناختی کارڈ کی رنگین تصویریں صرف ایک منٹ میں بنوائیں

رنگین فلموں کی معیاری ڈیویلپنگ و پرنٹنگ کے لیے تشریف لائیں

رینبو کلر سٹوڈیو

فون 929

اقصیٰ روڈ ربوہ

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کے لئے

- : تشریف لائیں : -

شکور بھائی

چشمے والے

طارق بھائی و خالد بھائی

گول بازار - ربوہ

احباب جماعت کو الفضل کا اجراء مبارک ہو

فینسی چوڑیاں

۵۰۰ سے زائد کلر میچنگ - چوڑیاں سیٹ، کڑے اور کارنج کے چھلے

گفٹ سنٹر

ہاجرہ مارکیٹ گول بازار - ربوہ

الفضل کا اجراء مبارک ہو

ہومیو پیتھک علاج کی دیرینہ علاجگاہ

جہاں پر عموماً تمام امراض کے علاج خصوصاً

معدہ | جگر | دل

گردہ | مثانہ | کی پتھری

بچوں کے اسہال | بواسیر | رسولیاں

کیل چھائیاں اور جوڑوں کے امراض وغیرہ کا بفضل خدا کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔

ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹشنر ۱۹۲۷ء

ہومیو پیتھک ڈاکٹر مسرور احمد بھٹی

ڈی ۔ ایچ - ایم - ایس - آر - ایم - پی

غیر ملکی سیل بند ادویات بھی دستیاب ہیں

بھٹی دارالشفا ہومیو رحمت بازار ربوہ

شقتل اور برسم سے ہونے والا

جانوروں کا اپھارہ

نیز سرکن - یندش - منہ کھر - کنار - زہر باد تھنوں کی سوزش - کمی دودھ داہ ٹک اور زہر باد وغیرہ کے کامیاب نسخوں کا لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔

کیورٹیو میڈلین کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

راجہ عطاء اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر الفضل کے دوبارہ اجراء کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

The Largest Processors of Fresh Fruit Products

Fruit Juices & Squashes, Jams, Jellies, Marmalades, Pickles, Ketchup, Garden Peas, Vegetables etc.

Shezan International Limited, BUND ROAD, LAHORE.

adcom S198C15

الفضل کے دوبارہ اجراء پر قارئین کرام کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد

حکیم نظام جان کے مشہور دواخانہ پر حکیم عبدالحمید اعوان ہر ماہ کی ۵، ۶، ۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

منیجر: مشہور دواخانہ

اقصیٰ چوک - نزد لیٹر بکس - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل کے اجراء پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد
پیش کرتے ہیں

فخر الیکٹرونکس ا۔ لنک میکلوڈ روڈ

جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

فون نمبر 65835 ★ 223347

روزنامہ الفضل کے اجراء پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہیں

عثمان الیکٹرونکس

ا۔ لنک میکلوڈ روڈ

فون نمبر
53105
223204

حجاب بلڈنگ لاہور

روزنامہ الفضل کے اجراء پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں

نیشنل الیکٹرونکس

ا۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور فون نمبرز 57309 ★ 223228